ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

نگرانِ اعلیٰ
مفتی محمود

مدینہ یونیورسٹی میں، مولانا مفتی محمود کا خطاب

افریقی طلباء، اور اُن کے عزائم،

۱۳ تا ۲۰ جولائی ۱۹۷۹ء   شمارہ نمبر ۲۸   قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

نعت النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم

قیامت میں نہ سرمایہ نہ دولت لے کے آیا ہوں
مگر دل میں محمدؐ کی محبت لے کے آیا ہوں

غریبی میں بھی مجھ کو ناز ہے اپنے مقدر پہ
کہ میں پیارے نبیؐ کے غم کی دولت لے کے آیا ہوں

سرِ محشر کہوں گا میں شفیع روزِ محشر سے
بہت نادم ہوں دنیا سے ندامت لے کے آیا ہوں

شرف حاصل ہے مجھ کو ماہِ طیبہ کی غلامی کا
سکندر سے بھی اچھی اپنی قسمت لے کے آیا ہوں

شب اسریٰ ہوئے جبریل حاضر اور فرمایا
کہ میں اللہ کی جانب سے دعوت لیکے آیا ہوں

اخوت کا سبق مجھ کو دیا ہے میرے مُرشد نے
میں سرتاپا محبت ہی محبت لے کے آیا ہوں

حضور داورِ محشر کہیں گے شافعِ محشر
گنہگارانِ امت کی شفاعت لے کے آیا ہوں

کہا پیغمبرِ اسلام نے تشریف لاتے ہی
کہ میں سب کے لیے پیغام راحت لیکے آیا ہوں

یہاں جی بھر کے مجھ کو ان کا جلوہ دیکھ لینے دو
سرِ محشر تمنائے زیارت لے کے آیا ہوں

میسر قبر میں سرکار کا دیدار ہو جائے
میں اپنے دل میں دنیا سے یہ حسرت لیکے آیا ہوں

مجھے عشقِ نبیؐ سے روک سکتا ہے بھلا کوئی
بڑی شدت سے جذباتِ عقیدت لیکے آیا ہوں

کسی شے سے مجھے رغبت نہیں دنیائے فانی میں
سبب یہ ہے کہ میں ذوقِ عبادت لیکے آیا ہوں

خدا کا شکر ہے سب کچھ میسر ہے کمی کیا ہے
سرورؔ اپنے لیے حسبِ ضرورت لیکے آیا ہوں

سرور بجنوری

ہفت روزہ
لاہور
ترجمان اسلام

جلد نمبر ۲۲ شمارہ نمبر ۲۸

جمعۃ المبارک ۸ رتا ۱۴ شعبان ۱۳۹۹ھ

سرپرست
مولانا عبیداللہ انور

مدیر
اکرام القادری

مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدل اشتراک
سالانہ ۶۵ ــــ روپے
ششماہی ۳۳ ــــ روپے
سہ ماہی ــــ ۱۷/- روپے

فی پرچہ
ایک روپیہ پچاس پیسے

یکے ز مطبوعات
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

آخری چارۂ کار

موجودہ وفاقی بجٹ کے سلسلے میں پاکستان قومی اتحاد اور دوسرے قومی حلقوں کی طرف سے جس شدید اعتراضات و تنقیدات کا اظہار کیا گیا۔ اس کا تقاضا یہ تھا۔ کہ حکومت اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرتی اور بجٹ واپس لینے کا اعلان کر کے ملک میں بڑھتی ہوئی بےچینی کا ازالہ کرتی۔ اس کے برعکس حکومت کی طرف سے پُراسرار قسم کی خاموشی اختیار کی گئی۔ اور موجودہ ظالمانہ ٹیکس کو جائز قرار دینے کی کوشش کی گئی۔

آخری چارۂ کار کے طور پر پاکستان قومی اتحاد نے قوم سے اپیل کی۔ کہ موجودہ بجٹ کے خلاف اپنی نفرت کے اظہار کے طور پر ۸ جولائی کو ملک میں پرامن ہڑتال کی جائے۔ ہڑتال کا اعلان فوری اور عجلت میں کیا گیا۔ کاروباری حلقوں سے براہِ راست رابطہ قائم کرنے کا وقت بھی نہیں تھا۔ مگر اس کے باوجود دو روزہ نوٹس پر کی جانے والی یہ ہڑتال کراچی سے لے کر خیبر تک مکمل ہڑتال ثابت ہوئی اور کاروباری حضرات نے اپنی تاجرانہ انجمنوں کے ذریعہ اس فیصلے کی تائید کرتے ہوئے کاروبار بند رکھنے کا فیصلہ کیا۔

نتیجتاً ہڑتال سے ایک روز قبل صدر مملکت کی طرف سے موجودہ بجٹ کا جائزہ لینے کے لئے اعلیٰ سطح کا اجلاس طلب کر لیا گیا۔ جس میں غیر سرکاری معاشیات کے ماہرین کو بھی دعوت دی گئی۔ جب کہ وزیر خزانہ موصوف اسی روز یہ اعلان کر چکے تھے۔ کہ بجٹ پر کسی قسم کی نظر ثانی کا کوئی امکان نہیں۔

اس کے ساتھ ہی یہ اعلان بھی کیا گیا۔ کہ حکومت نے سیاسی جماعتوں کی رضامندی کے بغیر بلدیاتی انتخابات کرانے کا فیصلہ ترک کر دیا ہے۔ قومی حلقے حیران ہیں۔ کہ حکومت کر کیا رہی ہے۔ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے۔ کہ کوئی بھی حکومت رائے عامہ کی مخالفت مول لے کر اپنے یکطرفہ فیصلوں پر عمل درآمد نہیں کرا سکتی ہم یہ بھی نہیں کہتے۔ کہ حکومت دانستہ ایسا کر رہی ہے۔ بات وہی ہے۔ کہ نوکر شاہی حکومت اور عوام کو مدِّمقابل لا کر ملک میں ایک بار پھر افراتفری اور ہنگامہ آرائی برپا کرانا چاہتی ہے۔ مگر ہمیں یقین ہے۔ کہ حکومت دانشمندی سے کام لیتے ہوئے عوام کے جذبات کا احترام کرے گی۔ اور کوئی ایسی صورت پیدا نہیں ہونے دے گی۔ جس سے ملک میں بد امنی پیدا ہو۔

اس موقعہ پر بعض اتحاد دشمنوں اور انتشار پسندوں نے اپنی خفت کو مٹانے کے لئے یہ راگ الاپا ہے۔ کہ ہڑتال کی اپیل سے پہلے حکومت سے افہام و تفہیم کرنی چاہئے تھی۔ ان دردمندانِ قوم کی وزیر خزانہ کے مغرورانہ بیان کے بعد تو آنکھیں کھل جانی چاہئے تھیں۔ اس بیان کے بعد (جس میں بجٹ پر نظر ثانی کے ہر امکان کو مسترد کر دیا گیا تھا) بھی افہام و تفہیم کا کوئی دروازہ کھلا رکھا گیا تھا۔ ہڑتال کی اپیل کے بعد حکومت نے اس دانستہ کو اختیار کیا ہے۔ اگر حکومت پہلے ہی رائے عامہ کا احترام کر لیتی تو بہت ہی بہتر ہوتا۔ لیکن مایوس اب بھی نہیں ہونا چاہئے اگر حکومت دیانتدارانہ خلوص کے ساتھ عوام کے مشکلات حل کرنا چاہتی ہے۔ تو ضرور کوئی نہ کوئی مثبت حل نکل آئے گا۔

مالک مولانا عبیداللہ انور [illegible] پرنٹر پبلشر نے [illegible] مطبع [illegible] سے چھپوا کر [illegible]

از سید عطاء الرحمن جعفری۔ بی اے آنرز

عام انتخابات سے قبل بلدیاتی انتخابات کا کوئی جواز نہیں

قومی مسائل کا حل صرف عام انتخابات ہیں

بھٹو دور میں انتخابات آئے دھاندلیاں ہوئیں۔ تحریک چلی اور فوجی حکومت آئی انتخابات کرانے کا پختہ عزم ظاہر کیا گیا۔ مگر حالات ساز گار نہیں تھے بھٹو کے خلاف مقدمہ چلا اور دنیا نے ایک حیرت انگیز انجام دیکھا۔ اس کے بعد پھر سیاسی محاذ آرائیاں ہوئیں بھٹو جائے اور اسلام آئے کا نعرہ لگانے والے منتشر ہونے لگے چند ایک جماعتوں نے عجلت اور عدم تدبر کا ثبوت دیا اور منزل پر پہنچنے سے قبل ہی قومی اتحاد سے کنارہ کشی کر لی نتیجہ ذہنی اور فکری انتشار بد دلی، مایوسی اور بے یقینی۔ دشمن کی گھاتیں اور آئینوں کی سادگیاں اور بالآخر ۱۷ نومبر کو انتخابات کی حتمی تاریخ کا اعلان قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ایک ہی دن ہوں گے۔ اسلامی نظریات صوبائی خود مختاری جیسے طے شدہ امور اور پارلیمانی نظام کے بارے میں کوئی متنازعہ بات کرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔ انتخابی مہم مختصر ہو گی اور پھر اچانک یہ اعلان کہ بلدیاتی انتخابات عام انتخابات سے قبل ہوں گے۔

اور اب سارا زور بلدیاتی انتخابات کرانے پر ہی صرف ہو رہا ہے۔ تمام سیاسی جماعتیں مؤثر اور غیر مؤثر بیک زبان ان انتخابات کی مخالفت کر رہی ہیں۔ کیوں

(الف) اس سے گلی کوچوں میں دشمنیاں اور انتشار پیدا ہو گا جس سے عام انتخابات کے التوا کا جواز پیدا کیا جا سکتا ہے۔

(ب) غیر جماعتی بنیادوں پر ہونے والے بلدیاتی انتخابات سیاسی کارکنوں کی ابتدائی تربیت گاہ کیسے بن سکتے ہیں جب کہ سیاسی جماعتوں نے اس میں شریک ہی نہیں ہونا چونکہ انتخابات غیر جماعتی اور غیر سیاسی ڈسپلن کی خلاف ورزی کر کے جماعت میں انتشار اور بدنظمی کا موجب بنیں گے یا وہ عوامی خدمت کے اس موقعہ سے محروم رہ جائیں گے۔

(ج) اگر سیاسی جماعتوں کے نظم کے بغیر بلدیاتی انتخابات کے ذریعہ کچھ علاقائی قیادتیں ابھریں تو آزاد سیاسی کارکن اور راہنما نت نئی جماعتوں کو جنم دیں گے۔

مندرجہ بالا تصریحات کی روشنی میں ملک کا پڑھا لکھا طبقہ یہ خدشہ محسوس کر رہا ہے کہ

(۱) نوکر شاہی اصل مسائل کو حل کرنے میں ناکام ہو جانے کے بعد لوگوں کی توجہ اصل مسائل سے ہٹا کر فروعی بحثوں میں الجھانے کے لئے یہ شوشے چھوڑ رہی ہے۔

(۲) سیاستدانوں اور سیاسی جماعتوں کے مشترکہ مؤقف کے بعد موجودہ حکومت سے محاذ آرائی کی ایک ایسی صورت پیدا ہو کہ مارشل لاء کے ذریعہ سیاستدانوں کو ہمیشہ کے لئے کچل دیا جائے اور سیاسی عمل اور جمہوریت کا راستہ کافی عرصہ کے لئے بند کر دیا جائے۔

(۳) بلدیاتی انتخابات سیاسی جماعتوں کی مخالفت کے باوجود کرائے جائیں اور یہ ثابت کیا جائے کہ سیاسی جماعتیں اور سیاست دان عوامی تائید سے محروم ہیں۔

ہم بلدیاتی انتخابات کی مخالفت نہیں کرتے ان کی ضرورت مسلم لیکن جہاں ہیں سال انتظار کیا ہے چند ماہ اور سہی اس سے آسمان نہیں گر پڑے گا عام انتخابات سے قبل دو ماہ بلدیاتی انتخابات عوام کے کون سے مسائل حل کر لیں گے۔

وقت کی اہم ضرورت عام انتخابات ہیں

گذشتہ سالہا سال سے قومی زندگی مجموعی طور پر آمریت کی چکی تلے پستی رہی اور انتشار، ذہنی اور فکری خلفشار اور انارکی ہمارا طغرائے امتیاز رہے اور اچھے کاموں میں نوکر شاہی ہمیشہ حائل رہی اور یہ بات جاننے کے لئے بقراط کی عقل کی ضرورت نہیں کہ آج ہماری قومی زندگی کا ہر پہلو شدید بحران کا شکار ہے معاشی بدحالی انتہا کو پہنچ چکی ہے سیاسی ادارے یا تو مکمل طور پر برباد ہو چکے ہیں یا ان پر نزع کا عالم طاری ہے رشوت اقربا پروری۔ سمگلنگ، چور بازاری ذخیرہ اندوزی۔ ناجائز ذرائع سے حصول دولت اب معاشرتی جرائم نہیں رہے عوام کس مپرسی کا شکار ہیں۔

کون نہیں جانتا کہ اس وقت پاکستان میں قومی اتحاد اور دو چار اور جماعتوں کے سوا کوئی اور مؤثر سیاسی قوت نہیں لیکن اس کے باوجود تیس کے قریب کاغذی جماعتوں کا ذکر کر کے سیاسی افراتفری اور بھانت بھانت کی بولیوں کی بات کی جاتی ہے اور پاکستان کا پڑھا لکھا طبقہ یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہا ہے کہ طویل عرصہ جمہوریت اور جمہوری حقوق کے لئے جدوجہد کرنے کے بعد بھی پاکستان کے عوام کو بے شعور ٹھہرانے والے آخر پاکستان کے لئے جمہوری ووٹ کے تقدس اور پرامن انتقال اقتدار کے علاوہ کون سا طریقہ تجویز کرنا چاہتے ہیں ان کے عزائم کیا ہیں۔ کرمہ

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں
خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں

۱۹۷۷ء کی عوامی تحریک کے بعد جب مارشل لاء آیا اور قوم کو ۹۰ دن کے اندر اندر انتخابات کا مژدہ سنایا گیا بار بار اعادہ کیا گیا کہ فوج عدلیہ کی نگرانی میں عام انتخابات کرائے جائیں گے اس درمیان بلدیاتی انتخابات کا شوشہ چھوڑنا قرین مصلحت نہیں ہے حکومت کے تمام تر وسائل ملک گیر پیمانے پر صرف ایک عمل

بقیہ صفحہ ۲۸

کیا روسی مسلمانوں سے بھی کسی جہاد کا خدشہ ہے

کلکتہ کے اخبار — "امرت بازار پتریکا" — کیلئے لندن سے
مارک فرینک لینڈ کی رپورٹ — ترجمہ شاکر فیضان

گذشتہ مہینے ایران میں ترکمانی قبائلیوں کی شورش کے بعد ایک بار پھر یہ سوال ابھر کر سامنے آیا ہے۔ کہ کیا ایران کے ہنگامہ خیز واقعات وسطی ایشیاء کی ان مسلمان ریاستوں پر بھی اثر انداز ہونگے۔ جو اس وقت سوویٹ یونین کا حصہ ہیں۔

تاحال ایسے شواہد نہیں ہیں۔ کہ ایران میں اسلام کے اس ڈرامائی احیاء کے اثرات روسی وسطی ایشیاء تک پہنچیں ایسا ممکن بھی نظر نہیں آتا۔ کہ روسی ترکمانستان میں بسنے والے پندرہ لاکھ ترکمان اپنے ۵ لاکھ بھائیوں کے اضطراب اور بے چینی میں شریک ہو جائیں گے۔ جو سرحد کے اُس پار ایران میں بستے ہیں۔

ان لوگوں کا طرز زندگی ایک دوسرے سے قطعی مختلف ہے۔ اور درمیان میں حائل بین اقوامی سرحد مکمل طور پہ بند ہے اور مغربی ماہرین کا یقین ہے۔ کہ اس سرحد پر جو فوجی دستے متعین ہیں۔ وہ لوگ اس علاقہ کے رہنے والے نہیں ہیں۔

یہ تو خیر دور کی بات ہے۔ کہ روس کو اپنے مسلمانوں سے کسی قسم کے طرز عمل کا خدشہ ہو۔ وہ تو اپنی مسلمان آبادی کو دوسرے مسلم ممالک کے ساتھ روابط بڑھانے کے لئے ایک آلۂ کار کے طور پہ استعمال کر رہا ہے۔

یہ بات ان دنوں افغانستان میں دیکھی جا سکتی ہے۔ جہاں پر روس نواز سوشلسٹ حکومت آج کل مسلمان گوریلوں کے حملوں کی زد میں ہے۔

ایک معزز روسی مسلمان نے گذشتہ دنوں ریڈیائی نشریہ میں افغانستان میں رہنے والے اپنے دینی بھائیوں اور بہنوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ کابل کی نئی حکومت نے جو زرعی اصلاحات کی ہیں۔ وہ اسلام کی منشاء کے عین مطابق ہیں۔ جبکہ پہلی حکومت نے قرآن کے بنیادی مقدس اصولوں کو توڑ مروڑ کر پیش کیا تھا۔

اگرچہ ماہرین یہ پیش گوئی کرتے ہیں کہ روسی وسطی ایشیاء کے مسلمان مذہبی جذب سے سرشار ہو کر کسی بڑے ہنگامے کا باعث نہیں بنیں گے۔ تو وہ اس نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں کہ یہاں (اور یہ بات آذربائیجان اور قازقستان کے بارے میں بھی صحیح ہے) کہ مسلمان خود روس کے اندر آہستہ آہستہ زیادہ اہمیت اور علیحدہ تشخص کے حامل ہوتے جا رہے ہیں۔

۱۹۷۰ء میں وسطی ایشیا کی ان پانچ ریاستوں کی آبادی روس کی کل آبادی کا چودہ فیصد تھی۔ اور ۲۰۰۰ء تک یہ آبادی کا ایک چوتھائی بن جائے گی۔

اور وجہ اس کی ان کی شرح پیدائش میں حیران کن زیادتی ہے۔ تاجکستان میں شرح باقی روس سے دوگنا زیادہ ہے۔ اور ترکمان، ازبک اور قازقی ان سے کسی طرح پیچھے نہیں۔ روس کی اوسط آبادی کے مقابلے میں مسلمانوں میں نوجوانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ جنسی لحاظ سے بھی دونوں زیادہ متوازن ہیں۔

اس حیران کن شرح پیدائش کے ساتھ ساتھ دوسری چیز ان مسلمانوں کی تہذیب اور تمدنی علیحدگی ہے۔ حیرت ہے کہ یہ مسلمان روسی زبان سے نابلد ہیں۔ البتہ قازقستانی ان میں ضرور مستثنیٰ ہیں۔ وہ بھی اسلئے کہ سلاوی نسل کے آباد کاروں کے درمیان وہ اپنی اناج پیدا کرنے والی وسیع مملکت میں ایک اقلیت بن کر رہ گئے ہیں۔

۴۰٪ قازقستانی روسی زبان کو ثانوی زبان کی حیثیت سے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن کرغیزوں میں ۵ میں ایک آدمی روسی جانتا ہے ازبکستان، تاجکستان اور ترکمانستان میں یہ تعداد اور بھی کم ہے۔ یہ مسلمان اپنے بچوں کو ہمیشہ غیر روسی زبان والے سکولوں میں ہی بھیجنا پسند کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ اعلیٰ تعلیم بھی وہ اپنی ہی زبان میں حاصل کرتے ہیں۔ حالانکہ سوویٹ سرکار میں اپنا مستقبل بنانے کے لئے ضروری ہے کہ روسی زبان آتی ہو۔

لیکن اس سے بھی فرق نہیں پڑتا۔ سوائے قازقستانیوں کے باقی مسلمان اپنے وسطی ایشیا کے باہر نکلنا پسند ہی نہیں کرتے۔ وہ اپنے دیہاتوں

ہی سے وابستہ رہتے ہیں۔ وسطی ایشیا کے روسی شہروں میں بسنے والے لوگ وہ آباد کار ہیں۔ جو روس کے دوسرے حصوں میں آکر یہاں آباد ہو گئے ہیں خود روسی اعداد و شمار بتاتے ہیں۔ کہ پورے روس وسطی ایشیا اور آذربائیجان کے لوگ ہی ایسے ہیں۔ جو اپنی قومیتوں سے باہر شادی کرنا سب سے کم پسند کرتے ہیں۔ اور اگر باہر شادی ہوتی بھی ہے۔ تو عملیتہً کوئی غیر مسلم لڑکی ہوتی ہے۔ جو کسی مسلمان سے شادی کر لے۔ کبھی کوئی مسلمان لڑکی غیر مسلم سے شادی نہیں کرتی۔

یہ کہنا ذرا مشکل ہے۔ کہ الگ قومی تشخص کا یہ احساس کسی حد تک حمیت اسلامی کا باعث ہے۔

حکومت روس اسلامی مذہبی کاموں کی بھی اسی طرح نگرانی کرتی ہے۔ جس طرح وہ دوسرے مذاہب کی۔ سرکاری طور پر چار مفتی متعین ہیں۔ جن میں ایک مفتی شیعہ اقلیت کا نمائندہ ہوتا ہے۔ تاہم روسی پریس اس بات کی کافی شہادت پیش کرتا ہے۔ کہ سرکاری طور تسلیم شدہ مساجد سے الگ بھی خاصی مذہبی سرگرمیاں جاری رہتی ہیں۔ غیر سرکاری ملاؤں پہ اکثر الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ وہ لوگوں کے گھروں پر جاکر روایتی اسلامی رسوم انجام دیتے ہیں۔ ان رسوم میں نکاح، جنازہ، تلاوت قرآن اور ختنہ جیسی رسوم شامل ہیں۔

بعض ماہرین اور ان میں خصوصًا فرانسیسی عالم ہیلین کار میرے ڈی انکاسے کا یقین ہے۔ کہ روسی مسلمان وسطی ایشیا میں اپنے اسلامی تشخص کو برقرار رکھنے میں کامیاب رہے ہیں۔ اور اکثر مسلمان بشمول اُن کے جو خود کو صاحب ایمان نہیں کہتے۔ یہ احساس رکھتے ہیں کہ وہ ایک مذہب سے وابستہ ہیں۔

کسی حد تک اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مذہبی رہنماؤں نے اسلام پر عمل درآمد قدرے آسان بنا دیا ہے۔ مثلاً حج جو کہ ایک بنیادی فریضہ ہے۔ اور اس کی سعادت سوائے چند رہنماؤں کے کسی کو حاصل نہیں ہوتی۔ اس کا متبادل نکالا گیا کہ مقامی مزارات پہ حاضری دی جانے لگی۔

لیکن رہنما بھی اس بات پہ زور دیتے ہیں۔ کہ عظیم اسلامی رسوم روایات خصوصًا پیدائش، شادی، موت کی رسومات مذہبی بھی ہیں اور قومی بھی۔ اور یہ رسومات وسیع پیمانے پہ منائی بھی جاتی ہیں۔

یہ رسوم بھی کوئی زیادہ اہمیت اختیار نہ کرتیں۔ لیکن ان لوگوں کی کثرت پیدائش اور اپنے ہی لوگوں میں اپنے ہی طرز پہ زندگی گزارنے میں رجحان نے ان لوگوں کو مسترد کر دیا ہے۔ اور اس صورت میں روسی لیڈروں کے لئے دو مسئلے پیدا ہو گئے ہیں۔ پہلا تو یہ کہ سلاوی نسل کے علاقے جہاں پہ کہ بیشتر صنعتیں موجود ہیں۔ کام کرنے والوں کی قلت پیدا ہو رہی ہے جبکہ زرعی وسطی ایشیا میں کام کرنے والوں کی تعداد وافر ہونے لگی ہے۔ لیکن تمام شواہد بتاتے ہیں۔ کہ مسلمان اپنے گھروں کو چھوڑ کر صنعتوں میں کارندوں کی کمی پورا کرنے نہیں جائیں گے۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے۔ کہ روسی نظریہ کے مطابق روس کے تمام قومیتوں کو یکساں اور متوازی ترقی کرنی چاہیے اور بالآخر ہر قومیت کو اپنا تشخص ختم کر دینا چاہیئے۔ (جب روسی آئین بنایا جا رہا تھا۔ تو آج سے کوئی تین برس پہلے یہ کہا گیا تھا۔ کہ روس میں اب صرف ایک ہی قوم آباد ہے)

لہٰذا ماسکو سرکار کو کسی آیۃ اللہ خمینی کا تو ڈر نہیں ہے۔ بلکہ یہ آہستہ آہستہ اُبھرتی ہوئی مسلمان قومیت ہے۔ جو کہ روسی نظریاتی پرولتاری یکجہتی کے لئے ایک چیلنج ہے۔

موجودہ بجٹ پاکستان کی تاریخ کا بدترین بجٹ ہے

:- چودھری منیر ازہر — ایڈووکیٹ :-

جمیعت علماء اسلام تحصیل ساہیوال کے جنرل سیکرٹری اور قومی اتحاد کے صدر جناب چوہدری منیر ازہر ایڈووکیٹ نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ موجودہ بجٹ پاکستان کی تاریخ کا بدترین بجٹ ہے۔ یہ کارنامہ بھی افسر شاہی ہی کا ہے۔ وہ دراصل سابقہ حکمرانوں کی طرح جنرل ضیاء الحق کو بھی اپنے نرغے میں جکڑ چکے ہیں۔ بجٹ سے پہلے تک یہ گمان تھا۔ کہ کمر توڑ مہنگائی کے تدارک کے لئے خاطر خواہ اقدامات کئے جائیں گے لیکن اس کے برعکس روزمرہ کی اشیاء پر اتنے بھاری ٹیکس لگا دیئے گئے ہیں کہ پاکستان کے عوام اس بوجھ سے کلبلا اٹھے ہیں۔ انہوں نے صدر پاکستان سے مطالبہ کیا۔ کہ تمام ٹیکس فوری طور پہ واپس لئے جائیں۔ اور عوام دشمن رویہ اور افسر شاہی کا محاسبہ کیا جائے۔

اُنہوں نے فرمایا کہ اسلامی تعزیرات کے اعلان کے باوجود اُن پر عمل درآمد نہ کیا جانا اسلام سے مذاق کے مترادف ہے اُنہوں نے آخر میں اپیل کی۔ کہ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور اکابر جمیعت علماء اسلام سے عملی تعاون کریں تاکہ ملک میں مکمل اسلامی نظام کا نفاذ عمل میں آسکے۔

حافظ ارشاد احمد دیوبندی

اسلام میں نماز کی اہمیت

نماز کو اسلام میں جو اہمیت اور اولیت حاصل ہے وہ قرآن کریم کی متعدد آیات، احادیث مبارکہ کی تفصیلات اور اللہ والوں کے حالات میں اس کا تذکرہ بڑی طوالت اور کثرت سے آیا ہے نماز شعائر اللہ میں بھی داخل ہے۔ اور ارکان اسلام میں بھی اس کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ فرمان خداوندی ہے،

اقم الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین :-

اور حدیث شریف میں آیا ہے،

مفرق بیننا وبین المشرکین الصلوٰۃ :-

ہمارے اور مشرکوں کے درمیان فرق کرنے والی صرف نماز ہے نیز فرمایا

من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر :-

عمداً بغیر کسی عذر کے نماز کو ترک کر دینا کفر ہے، نماز کو قیامت میں جسم کے ساتھ پیش کیا جائے گا تو بقول امام غزالی، رحمۃ اللہ علیہ کسی کی نماز کے جسم کے کان نہیں ہونگے، کسی کے ہاتھ غائب ہوں گے، کسی کے پاؤں مفقود کسی، کی آنکھیں ندارد، غرضیکہ ارکان نماز میں جتنی غفلت اور سستی ہوگی جسمانی اعضاء میں بھی اتنی ہی قلت ہوگی حضرت شیخ الاسلام علامہ عثمانی اپنی تفسیر میں اسی کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ دنیا کے مزوں اور نفسانی خواہشات میں پڑ کر خدا تعالیٰ کی عبادت سے غافل ہو گئے، نماز جو اہم العبادت ہے اُسے ضائع کر دیا، بعض تو فرضیت ہی کے منکر ہو گئے، بعض نے فرض جانا مگر پڑھتے نہیں،

بعض پڑھتے ہیں تو جماعت اور وقت وغیرہ شروط اور حقوق کی رعایت نہیں کرتے ان میں سے ہر ایک درجہ بدرجہ اپنی گمراہی کو دیکھے گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تو تمام، سرکاری ملازمین کو یہ ضابطہ ارسال کیا تھا کہ،

ان اھم امور دینکم عندی الصلوٰۃ فمن ضیعھا فھو لما سواھا اضیع :-

تمہارے دینی امور میں میرے نزدیک سب سے اہم نماز ہے، جس نے اسے ضائع کر دیا وہ دوسری طاعات کو اس سے زیادہ ضائع کرے گا، گویا حضرت رضی اللہ نے ضیاع صلوٰۃ کو پورے دین اسلام کا نقصان قرار دیا ہے۔

نماز کی انفرادیت اور فضیلت کا اندازہ اس امر سے بھی بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ پورے اسلام کے ارکان کلیات اور جزئیات تک بذریعہ وحی نازل ہوئے۔ مگر نماز فرض کرنے کے لیئے خود نبی کریم ﷺ کو حق تعالیٰ نے عرش پر بلوایا اور نماز بطور تحفہ عطا فرمائی

الصلوٰۃ معراج المومنین

مشہور حدیث رسول ہے۔

اگر نماز خشوع کے ساتھ ادا کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ نمازی کو معراج حاصل نہ ہو۔ حضرت نبی کریم ﷺ کی روحانی سر بلندیاں اور برکات سے امت کے بزرگوں کو بھی نماز میں تین چیزیں ضرور ملتی ہیں،

(۱) مشاہدۂ حق،

(۲) قرب،

(۳) مکالمۂ حق،

حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیام صلوٰۃ کے دوران نمازی آدمی کی نظر اللہ تعالیٰ کے چہرے پر ہوتی ہے، چہرہ جو ربّ قدوس کی شان اقدس کے مناسب ہے، دوسرا قرب تو ظاہر ہے کہ سجدہ میں قرب کی انتہا ہوا کرتی ہے کہ بعض حدیث شریف سجدہ میں اللہ تعالیٰ کے قدموں پر نمازی کا سر پڑا ہوا کرتا ہے جیسے بھی رب قدوس کی شان کے موافق قدم ہیں،

تیسری بات جو کہ بہت ہی اہم ہے وہ ہے کلام، تو کلام ہر نمازی کو ہر رکعت میں حاصل ہوا کرتی ہے، جیسا کہ ایک مشہور حدیث میں وارد ہے کہ جملہ جملہ کا جواب اللہ کی طرف سے ملتا ہے مثلاً جب بندہ کہتا ہے،

والحمد للہ رب العلمین،

رب قدوس جواباً فرماتے ہیں،،،

حمدنی عبدی۔

والرحمن الرحیم،

جواباً فرمایا جاتا ہے۔

واثنٰی علیّٰ عبدی،
نمازی کہتا ہے،
مالک یوم الدین
جواب ملتا ہے،
مجدنی عبدی،
نمازی کہتا ہے
ایاک نعبد وایاک نستعین،
جواب دیا جاتا ہے،
ھذا بینی وبین عبدی،
نمازی کہتا ہے،
اھدنا الصراط المستقیم،۔۔
الخ جواب سے سرفراز فرمایا جاتا ہے کہ، ھذا لعبدی ولعبدی ماسئل،

مکمل قرآن کریم نبص حدیث اللہ تعا سے ہمکلام ہونا ہے۔ اسی لیے حبیب اللہ قیامت کے یوم فرمائیں گے کہ انا الرحمن میں رحمن ہوں توسب حضرات یک زبان ہوکر کہہ دیں گے کہ نعوذ باللہ منک، ہم اللہ کے نام سے تجھ سے پناہ مانگتے ہیں۔ یعنی تو رحمن نہیں ہے تو پھر

ویوم یکشف عن ساق،

یعنی پنڈلی والی تجلی منکشف ہوگی توسب نمازی سجدہ میں گر پڑیں گے یعنی رحمن ہونے کا اقرار کرلیں گے، پنڈلی والے جلوہ کو پہچان جانا اور پھر سجدہ میں گر جانا اس امر کی واضح دلیل ہے کہ سجدہ کو قدموں کے جلوہ سے خاص تعلق ہے، اور غیر نمازی کی کمر سجدہ میں جھکنے پر ہرگز قادر نہیں ہوگی۔

نماز ایسی جامع عبادت ہے کہ اس میں دیگر تمام عبادتیں مضمر ہیں مثلاً فرمان خداوندی کہ

کل قد علم صلوته وتسبیحه

یعنے ہرایک چیز نے اپنی نماز اور تسبیح کو جان لیا ہے، ہر چیز کو حج، روزہ اور زکوٰۃ یا دیگر عبادات کا علم جاننے کا نہیں دیا گیا صرف نماز کا دیا ہے، اس نکرہ سے ایسی عمومیت اور کلیت کا حال معلوم ہوتا ہے کہ جمادات، نباتات، حیوانات چرند پرند، اور کیڑے مکوڑے، یہاں تک کہ تنکے وغیرہ سب شامل ہیں،

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی جانشین شاہ ولی اللہ نے اپنی تصنیفات میں تصریح اور وضاحت فرمائی ہے کہ ہر ایک چیز کی نماز کی ہیئت کذائی مختلف رکھی گئی ہے مثلاً درختوں میں چلنا پھرنا یا جھکنا نہیں ہے بنا بر علیہ درختوں کی نماز صرف قیام ہے۔

چوپایوں کی نماز صرف رکوع ہے، حشرات الارض یعنی کیڑے مکوڑوں کی نماز بصورت سجدہ ہے جیسے سانپ، بچھو وغیرہ جبال اور پہاڑوں کی نماز تشہد اور قعود ہے، پھر اڑنے والے پرندوں کی نماز انتقالات ہیں جیسے انسان قیام سے قعود اور قعود سے قیام کی طرف منتقل ہوتے ہیں اور زمین کی نماز سکون ہے جیسے انسان کی نظر دیکھتی ہے کیونکہ نماز کا مبداء سکون ہی ہے

ان کے بعد ملائکہ کی نماز بھی مختلف طریقہ پر ہے جو اکثر مقررین سے آپ سنتے رہتے ہوں گے، کہ وہ صف بندی میں بڑی احتیاط کرتے ہیں۔ ہاں ان کی ہیئت کذائی بھی، جمادات، نباتات اور حیوانات کی مانند ایسی ہے کہ ملائکہ کی ایک جماعت ابتداء کائنات سے لے کر انتہا تک قیام میں ہے، اور ایک جماعت رکوع میں ہے، ایک جماعت سجود میں اور ایک جماعت قعود ہیں مگر اشرف المخلوقات جب تھوڑے سے وقت میں نماز کی یہ سب حالتیں خشوع کے ساتھ ادا کرنے کے لیئے خلوص نیت سے کھڑا ہو جاتا ہے، تو ملائکہ کی لاکھوں برسوں کی نماز سے بھی فضیلت میں بڑھ جاتا ہے، حضرت جامع شریعت وطریقت مولانا قاری محمد طیب صاحب، دامت برکاتہم نے اپنی ایک تصنیف میں نماز سے متعلق بڑے عجیب نقاط بیان فرمائے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر غور کرو تو خود اسلام کی بھی جس قدر دیگر، عبادات اور طاعات ہیں، ان، سبکو بھی اس نماز میں لاکر جمع کر دیا گیا ہے، مثلاً روزہ کو دیکھو تو نماز میں موجود ہے، کیوں کہ روزہ کی حقیقت نیت صادق کے ساتھ کھانے پینے اور عورتوں کے ساتھ متمتع ہونے، سے بچنا ہے، غور کرو تو یہ ساری چیزیں نماز میں لازم ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک چیز مفسد نماز ہے بلکہ نماز کا روزہ رمضان کے روزہ سے بھی زیادہ مکمل ہے۔ کیوں کہ روزہ میں تو یہ تین ہی چیزیں ممنوع ہیں لیکن نماز میں ان تینوں کے علاوہ سلام، کلام، اپنی عورتوں کو چھونا، ہنسنا، بولنا، چلنا، پھرنا اور عام نقل و حرکت سب ہی ممنوع ہے، یعنی نماز میں ان سب چیزوں کا بھی روزہ ہوتا ہے۔ اس لیئے نماز میں روزہ اپنی انتہائی مکمل شکل کے ساتھ موجود ہے اعتکاف کو لو تو وہ بھی نماز میں اور مکمل شکل کے ساتھ موجود ہے، کیونکہ اعتکاف میں ضروریات بشریہ پورے کر لینے سو جانے لیٹ رہنے، کھانے پینے کی تو اجازت ہے لیکن نماز میں یہ سب امور بھی ممنوع ہیں۔ اور مفسد صلوٰۃ ہیں حتی کہ نماز میں تو مسجد میں بھی ٹہلنے کی اجازت نہیں ہے، اس

سے واضح ہے کہ نماز کا اعتکاف روزہ کے اعتکاف سے بھی زیادہ مکمل ہے تو نماز اعتکاف کو بھی حاوی نکلی پھر حج کو لو تو وہ بھی نماز میں موجود ہے، کیوں کہ حج کی حقیقت تعظیم بیت اللہ اور تعظیم حرم محترم ہے، سو نماز میں تعظیم بیت اللہ کا یہ مقام ہے کہ استقبال قبلہ شرط صلوٰۃ ہے، جو کہ بیت اللہ کی اعلیٰ تعظیم ہے اور جس طرح طواف میں بیت اللہ کے سامنے رفع یدین کر کے گردش طواف شروع کرتے ہیں،

اسی طرح نماز میں سمت بیت اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر نماز شروع کرتے ہوئے تعظیماً رفع یدین کرتے ہیں حتیٰ کہ بنص حدیث طواف کو حکم نماز کے فرمایا گیا ہے، الا یہ کہ اس میں سلام و کلام جائز ہے نماز میں نہیں، غرض حج کی پوری حقیقت اپنے اہم اجزا کے ساتھ نماز میں بعینہٖ یا بمثلہ موجود ہیں۔

اس لیے نماز حج کی عبادت کو بھی مشتمل ہے اسی طرح زکوٰۃ بھی نماز میں اپنی پوری حقیقت کے ساتھ قائم ہے، کیونکہ زکوٰۃ کی حقیقت تزکیۂ نفس ہے، یعنی دنیا کی محبت کو قلب سے پاک کرنا جس کا معظم حصہ مال ہے۔ تاکہ محبت حق کے لیے جگہ خالی ہو، پس مال نکال کر قلب کو حظوظ دنیا سے پاک کر لیا جاتا ہے نماز کا ما حاصل نفی حب ماسوی اللہ سے آزاد ہو جانا ہے۔ اس لیے نماز میں ابتدا ہی سے رفع یدین کر کے گویا بندہ ساری دنیا کی نسبت کانوں پر ہاتھ دھرتا ہے کہ میں سب سے بیزار ہوں اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف ہی آتا ہوں، ظاہر ہے کہ یہی تزکیۂ نفس کی روح ہے کہ نفس ماسوی اللہ سے بیزار ہو کر صرف اللہ جل شانہٗ کا ہو کر رہ جائے، اس لیے حقیقت زکوٰۃ کی تو نماز میں واضح ہو گی مگر غور کیا جائے تو زکوٰۃ کی صورت بھی نماز کے ساتھ وابستہ ہے۔ کیونکہ زکوٰۃ کی صورت اللہ کے راستہ میں مال خرچ کرنا ہے اور ظاہر ہے کہ نماز کے لیے فی سبیل اللہ مصارف بھی لازم ہیں، مثلاً نماز کے لیے وضو شرط ہے اور وضو کے لیے پانی جمع کرنا بغیر تھوڑے بہت خرچ کے ممکن نہیں اور خصوصاً جن ممالک میں پانی کی قلت ہے جیسے حجاز،

وہاں قلیل پانی کے لیے بھی کثیر رقم خرچ کرنی پڑتی ہے ایسے ہی نماز کے لیے جگہ لازمی ہے اور زمین کا ٹکڑا بغیر مصارف کے ممکن الوصول نہیں، پھر اس پر مسجد کی تعمیر مصارف چاہتی ہے، پھر مسجد کی ضروریات اگر ان مصارف کا اوسط لگایا جائے جسکی کچھ نہ کچھ مقدار ہر نمازی پر بحصہ لازم نکلتی ہے تو بعض اوقات یہ مصارف زکوٰۃ کی مقدار سے بھی بڑھ جاتے ہیں اسی طرح نماز میں ہجرت بھی ہے، کیونکہ ہجرت کی حقیقت موطن طبیعت سے نکل کر موطن فطرت پر آنا ہے، یعنی معاصی کو ترک کر کے طاعات کی طرف اقدام کرنا ہے اور اس کی صورت مکان غفلت سے نکل کر مکان طاعات کی طرف چلا جانا ہے۔

غور کرو تو نماز میں ہجرت بھی ضرور موجود ہے آدمی گھر بار چھوڑ کر بیوت الٰہی میں جا پہنچتا ہے اور ہجرت کی حقیقت بھی یہی ہے کہ معاصی سے تا ادائے نماز تو بچا ہی رہتا ہے، ارشاد نبوی ہے کہ:

علیکم بالصلوٰۃ فانہا افضل الجہاد الہجرت،

غور فرمایا کہ نماز کی اہمیت اللہ والوں کی نظروں میں کس قدر جامع ہے۔

اس لیے فرمان رہبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ "جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ" میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے نیز فرمایا نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم رکھا اس نے پورا دین قائم رکھا اور جس نے اسے منہدم کر دیا اس نے پورے دین کی عمارت کو منہدم کر دیا جس کی حقیقت وہی ہے کہ نماز، فی الحقیقت پورا اسلام اور جامع عبادات اسلام ہے،

اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ نماز قائم کرنے والا دراصل پورے دین اسلام کا اجمالاً ادا کرنے والا ہے، مگر اس جامع عبادات کی طرف آج کل کتنے فیصد عامل ہیں، اور جو عامل ہیں ان میں سے بھی کتنے اللہ والے ایسے ہیں جو صحیح طریقہ پر نماز کو ادا کرتے ہیں ورنہ شیطان یہاں بھی اپنا کام جاری رکھتا ہے، نماز جیسی قرب افزا عبادت میں تو ان کی انتہائی کوشش ہوتی ہے کہ اس رابطہ کو قطع کر دیں جو اللہ اور بندہ کے درمیان قائم ہو رہا ہے حتیٰ کہ نماز اور متعلقات نماز کے لیے شیاطین کا ایک مستقل بڑا لشکر کمر بستہ ہو کر آتا ہے جو وضو کے وقت سے انسان کی گھات میں لگتا ہے،

وضو میں وسوسے ڈالنے والے شیطان کا نام ہے، **والہانی**، اور نماز کو خراب کرنے والے

شیطان کا نام ہے خنزب،
خدا ہی کو معلوم ہے کہ کتنے والہان اور کتنے خنزب پرے باندھکر نمازی انسانوں پر حملہ آور ہوتے ہیں کہ ان کو قرب الٰہی کے ملک سے باہر نکال دیں اسی لیے نمازیوں کو بھی پوری تیاریوں کے ساتھ صفوف صلوٰۃ میں کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ اس جنگ میں ان دشمنان جنی سے ہزیمت نہ اٹھائیں، اور بعض دفعہ ظاہری طور پر بھی یہ دشمن سامنے آجاتے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو یہ توفیق بھی عطا فرماتے ہیں کہ ان کو پکڑ کر سزا دیں۔

چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت نبی کریم ص نماز ادا فرما رہے تھے، تو ایک شیطان نے جنات میں سے آپ کے سامنے آ گیا تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو قطع کردے مگر آپ نے اس کو پکڑ لیا، اور خیال بھی فرمایا کہ اس کو مسجد نبوی کے کسی ستون کے ساتھ باندھ دیں، مگر حضرت سلیمان ع کی اس دعا کی وجہ سے کہ یا اللہ مجھے ایسی سلطنت عطا فرما جو میرے بعد وہ اور کسی کو نہ ملے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نامراد کر کے چھوڑ دیا۔

نماز کی جامعیت اس قدر وسیع ہے کہ نماز قبر میں بھی اللہ والے ادا کر کے فرحت محسوس کریں گے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ،

الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون ۔

اسی طرح یہ واقعہ بھی حدیث میں مذکور ہے کہ مومن کو سوال وجواب کے وقت غروب آفتاب کا منظر دکھایا جاتا ہے تو وہ گھبرا کر ملائکہ سے کہتا ہے،،

دعونی اصلی ۔

دمجھے چھوڑ دو میں نماز ادا کرتا ہوں،
ملاحظہ فرمایا کہ قبر میں بھی اگر کسی عبادت کا خیال ہے تو وہ صرف اور صرف نماز کا ہے یعنی مومن کا خیال صرف دنیا میں نہیں قبر میں بھی نماز کا خیال رکھیں گے، اسی لیے حضرت عارف باللہ نے فرمایا ہے کہ

"روز محشر کہ جان گداز بود
اولین پرسش نماز بود"،،

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو بزرگان دیوبند کے مرشد ہیں کے بارے میں روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھ سے دریافت کیا گیا کہ جنت میں تجھے کس چیز کی ضرورت ہے تو میں عرض کروں گا، کہ صرف ایک مصلیٰ کی جس پر میں نماز ادا کرتا رہوں،

آخر میں یہ احقر راقم عفاء اللہ عنہ تصحیح نماز کی طرف توجہ دلاتا ہے، آج کل جیسا کہ دیکھنے میں آتا رہتا ہے جو حضرات نماز ادا کرتے ہیں وہ بھی انتہائی غفلت اور بے پروائی سے ادا کرتے ہیں، کچھ لوگ ناک صاف کرتے رہتے ہیں کچھ کپڑوں کو درست کرتے رہتے ہیں، اور بعض ایسے ڈھیلے اور کاہل ہو کر کھڑے ہوتے ہیں جیسے مایوس ہوں، حضرت شیخ الاسلام علامہ عثمانی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ قرآن کریم میں رقم طراز ہیں خشوع کے معنی ہیں کسی کے سامنے خوف وہیبت کے ساتھ ساکت اور پست ہونا چنانچہ ابن عباس رض خاشعون کی تفسیر خایفون، ساکنون سے کی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اصل خشوع قلب کا ہے اور اعضائے بدن کا خشوع اسی کے تابع ہے جب نماز میں قلب خاشع و خائف اور ساکن و پست ہوگا، تو خیالات ادھر ادھر بھٹکتے نہیں پھریں گے، ایک ہی مقصود پر جم جائیں گے، پھر خوف وہیبت اور سکون و خضوع کے آثار بدن پر بھی ظاہر ہوں گے مثلاً بازو اور سر جھکانا نگاہ پست رکھنا ادب سے دست بستہ کھڑا ہونا ادھر ادھر نہ تاکنا، کپڑے یا داڑھی وغیرہ سے نہ کھیلنا، انگلیاں نہ چٹخانا اور اسی قسم کے بہت سے افعال و احوال لوازم خشوع میں سے ہیں احادیث میں حضرت ابوبکر صدیق رض اور حضرت عبداللہ بن زبیر رض سے منقول ہے کہ نماز میں ایسے ساکن ہوتے تھے جیسے ایک بے جان لکڑی اور کہا جاتا تھا کہ یہ نماز کا خشوع ہے آجکل تو اچھے اچھے لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ رکوع سے اٹھتے ہی سجدہ میں چلے جاتے ہیں اور اقامہ کو چھوڑ دیتے ہیں، پھر سجدے بھی تقریباً دونوں اکٹھے کر لیے جاتے ہیں اور ایسے نماز پڑھی جاتی ہے کہ گویا ایک ناگہانی مصیبت سے جان چھڑائی جا رہی ہے۔

ایسے ہی ایک اعرابی نے نماز ادا کی جس کا ذکر بخاری شریف جلد اول پارہ ۳ میں مذکور ہے، حضرت ابی ہریرہ رض فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں ایک اور جوان آدمی بھی مسجد میں داخل ہوا اس آدمی نے نماز پڑھی، پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آیا اور السلام علیکم کہا آپ نے سلام کا جواب عطا فرماتے ہوئے

ترتیب:- احمد خاں قریشی شریعت فیکلٹی
اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ

مولانا مفتی محمود کا عرب ممالک کے طلباء سے خطاب

پاکستان قومی اتحاد کے صدر اور جمعیت علماء اسلام پاکستان کے جنرل سیکرٹری جناب مفتی محمود نے اپنے دورۂ سعودی عرب کے دوران اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ میں طلبہ کے تمام اجتماع سے خطاب کیا۔ اس جامع تقریر کو ۸۰ ممالک کے طلبہ نے سنا۔ خطاب سے قبل وائس چانسلر جناب عبدالمحسن بن حمد العباد نے تعارفی کلمات سے استقبال کیا۔ حضرت مفتی صاحب کی تقریر کے بعد یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کو سراہا۔

جناب وائس چانسلر فضیلۃ الشیخ عبدالمحسن بن حمد العباد نے کہا:-

معزز مہمان جناب مفتی محمود صاحب کا ہم تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہمیں اپنے زریں خیالات سے نوازا اور پاکستان اسلامی، قوانین کے نفاذ میں جن مراحل سے گزرا اس کی مکمل تصویر کشی کی۔ واقعی یہ ایک اچھا اور مبارک اقدام ہے اور اللہ کے ہاں بھی یہی مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے حسن انجام تک پہنچائے اور ہر فرد مسلم، خواہ وہ کہیں کا بھی باشندہ ہو۔ اس سے نفع اندوز ہو۔

ہم اس کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے اس موقع پر، جو کچھ رونما ہوا ہے۔ بالخصوص نفاذ حدود کے بارے میں اس پر وضاحت سے علمی انداز میں روشنی ڈالی ہے دراصل نظام تعزیرات ایک ایسا اہم اور پرخطر پہلو ہے کہ اعدائے اسلام اس سے بڑے الرجک ہیں، اور بڑے زور شور سے اسلام پر افترا پردازی کرتے ہیں اور اس میں شوشے نکالنے کی ناکام سعی و کوشش کرتے ہیں، حالانکہ اگر وہ تھوڑے سے عدل و انصاف اور عقل کی نگاہ سے دیکھیں تو اسلامی قوانین و حدود کے نفاذ میں انہیں ہر قسم کی اصلاح و درستگی۔ فلاح و بہبود، خیر و برکت اور سعادت دکھائی دے۔

دشمنان اسلام، دین حنیف کی عیب جوئی میں ہمیشہ پیش پیش رہے اور جہاں بھی ان کو اپنی کوتاہ عقل کی وجہ سے اسلام کے سراپا مصلحانہ احکام و حدود میں ظاہری، طور پر کچھ نقص معلوم ہوا تو اس کی اشاعت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی اور اس کو پھیلانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا، یہ لوگ قطع ید کو مسخ جسم سے موسوم کرتے ہیں۔ کہتے ہیں جس پر یہ حد جاری کرتے ہیں وہ کسی کام کا نہیں رہتا۔ ناکارہ ہو جاتا ہے اور وہ سوسائٹی کے لیے ایک بوجھ بن جاتا ہے لیکن یہ عقل سے بہرے، گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر جو نٹوں میں بے دردی سے ہلاک اور نیست و نابود کر دیتے ہیں، کیا یہ عیب نہیں ہے حالانکہ وہاں کسی قسم کی۔ اصلاح مدنظر نہیں ہوتی۔

آیئے! اب ان کی غلط بیانی اور عیب جوئی کو میزان عدل پر تولتے ہیں۔ کیا وہ صحیح کہتے ہیں یا غلط؟ کیا کوئی عقلمند یہ کہہ سکتا ہے کہ ایک ہاتھ کاٹنے سے پوری قوم معطل ہو جاتی ہے! حاشا وکلّا ہرگز نہیں بلکہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔ ایک فاسد عضو کے کاٹنے میں پورے جسم کی سلامتی ہے اور ہزاروں ہاتھوں کی حفاظت ہے۔

پوری سوسائٹی (SOCIETY) اس سے عبرت حاصل کر کے اس جیسے جرائم سے باز رہتی ہے حتیٰ کہ بعض دفعہ تو کثیر مدت گزرنے کے باوجود ان سزاؤں کے نفاذ کا موقع نہیں آتا۔

فی الحقیقت ایسی سزائیں اسلام کی سراسر اصلاح و حکمت پر مبنی ہیں۔

لیکن یہ خود ساختہ قوانین کے مالک جو اسلام پر طعن و تشنیع کرتے ہیں اس وجہ سے کہ اس میں مختلف جرائم پر مختلف سزائیں دی جاتی ہیں۔ اگر اسلامی تعزیرات کو چھوڑ کر چوروں کے لیے صرف قید و بند کی سزائیں مقرر کریں تو کیا یہ کافی ہوگا — ؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ جیل کی چار دیواری میں رہ کر قیدی لوگ کیا کیا کھیل کھیلتے ہیں۔ اور کیا کیا تربیت — (Training) حاصل کرتے ہیں چوری جیسی بری خصلت سے باز آنے کے بجائے اس میں اور پکا ماہر بن کے نکلتے ہیں۔ سارے چور اور ڈاکو مل کر مختلف چالیں اور ترکیبیں سوچتے ہیں، بلکہ دوسرے مختلف جرائم کی ذہنیت بنا کر جیل سے نکلتے ہیں۔ اب بتایئے قوم اور سوسائٹی کو ایسی سزا سے کیا عبرت حاصل ہوگی۔ ان کی بات ان چوہوں سے کی ہے جو اپنے سوراخوں سے نکل کر ادھر ادھر کی زمینیں خراب کرتے ہیں۔ یہ اسلامی شریعت کے احکام پر عمل پیرا نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔

لہذا شبانہ روز لوٹ مار رہزنی اور ڈکیتی کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ چین سے زندگی بسر کرنا دشوار پڑتا ہے۔ آرام حرام ہو جاتا ہے۔ گھر میں سکون نہ باہر اطمینان — نہ سفر میں چین نہ حضر میں راحت، نہ جان کی حفاظت نہ مال کی رعایت، یہ خدائی نظام اور ربانی قوانین سے دور رہنے کا نتیجہ ہے۔ دنیوی قوانین ان جرموں کا حل پیش کرنے سے قاصر ہیں اس لیے کہ وہ انسان کے وضع شدہ ہیں۔ اور انسان کی عقل محدود و ناقص ہے۔ یہاں سے یہ بات واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے جسے خدائے احکم الحاکمین نے نازل کیا۔ جو خبیر و بصیر ہے۔ جس پر ساری چیزیں عیاں و آشکارا ہیں۔ لہذا اسلامی شریعت کے احکام و قوانین اور انسانی وضع شدہ قوانین میں وہی فرق ہوگا جو فرق خالق و مخلوق میں ہے اور جب کوئی اچھے دماغ اور انصاف کی نظر سے اسلامی قوانین و حدود کا معائنہ کرتا ہے۔ تو نہیں اس میں خیر و برکت اور اصلاح و بھلائی کے علاوہ اور کچھ نظر نہیں آتا اس لیے کہ وہ اللہ رب العزت کی طرف سے نازل کردہ ہیں۔ جس کے سامنے ماضی حال، مستقبل سارے برابر ہیں۔ لہذا اسلامی شریعت ایک مکمل اور ہمیشہ رہنے والے نظام حیات ہے۔

اسلام کے دشمن آج یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ ہزاروں لاکھوں روپے کا سونا چوری ہو جائے تو بھی ایک ہاتھ اور اگر چوتھائی دینار کی چوری ہو تو بھی ہاتھ کٹتا ہے۔ یہ کیا عدل ہے ؟ لیکن یہ لوگ کیوں اس حقیقت سے اغماض کر لیتے ہیں کہ یہی ہاتھ ہے۔ عضو جسم ہے۔ کبھی تو سستا ہوتا ہے اور کبھی مہنگا ! اگر یہ وفادار ہے تو لاکھوں من سونے پر بھی بھاری ہے اور اگر یہ خائن ہے تو نصف دینار سے بھی ہلکا ہے اور جسم سے جدا کر دیا جاتا ہے۔

بعض علماء نے خوب کہا ہے **کانت امینۃ فکانت ثمینۃ فلما خانت هانت** (جب امانتدار رہا۔ معزز رہا جب خیانت کی تو ذلیل ہوا)

اگر ہمارے ملک سعودی عرب کو دیکھیں۔ جہاں اسلامی حدود و قوانین عملاً نافذ ہیں۔ تو ہر جگہ چین و راحت اور امن و امان ہی نظر آتے ہیں۔ یہ آثار و نتائج اسلامی قوانین کو عملی پہنانے کی بدولت ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ہاتھ کاٹنے کے واقعات بہت کم ہی رونما ہوتے ہیں اس لیے کہ سب کو ایک دوسرے کی حق تلفی کی سزا کا علم ہے اسی میدان میں پاکستان نے بھی عملی اقدام اٹھایا ہے۔ جسے ہم بڑی گرم جوشی سے سراہتے ہیں۔ اور پاکستان کو خیر و برکت کی بشارت دیتے ہوئے اس کے لیے سعادت داری کی تمنا و دعا کرتے ہیں اور اس اقدام کے لیے انشاء اللہ عنقریب وہاں ہر جگہ امن و امان ہوگا۔ جان و مال کا خطرہ دور ہوگا، اللہ تعالٰی فرماتے ہیں،

وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ؛

دوسری جگہ ارشاد ہے :

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى،

اور جس نے اسلامی شریعت

کی پاسداری کی طرف قدم اٹھایا اور جسے اس کے قوانین و حدود نافذ کرنے کی توفیق ملی تو وہ نیک بخت و ناجی ہے اور جو اس نعمت سے محروم رہا وہ بدنصیب کھوٹے قسمت والا ہے۔

دنیا میں بھی نقصان اٹھایا اور آخرت میں تو ہے ہی — العیاذ باللہ!

آخر میں حضرت مفتی صاحب کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں موصوف محترم نے اس کارِ خیر میں کافی تکلیفیں برداشت کیں اور مصائب جھیلے، اور میں حکومت اور اس کے عوام کو اس مبارک اقدام پر تہنیت اور دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہماری یونیورسٹی کی طرف سے صدر ضیاء الحق کو اس سلسلہ میں مبارکباد کے ٹیلی گرام بھی بھیجے گئے ہیں۔

گذشتہ سال میرے دورہ پاکستان کے دوران مجھے جناب صدر ضیاء الحق المحترم سے تبادلہ خیال کا موقع دیا گیا۔ میں نے اسی وقت اسلامی قوانین کے نفاذ کی اہمیت اور فوائد پر روشنی ڈالی۔ عنقریب پاکستانی عوام اس کے غیر متناہی فوائد و منافع سے مستفید و مالا مال ہوں گے اور میں نے ان کا نام تحریری طور پر خط میں بھی اس طرف اشارہ کیا تھا کہ پاکستان کی بنیاد ہی اسلامی نظام کے قیام کے لیے ڈالی گئی ہے۔ اس لیے اس طرف قدم بڑھنا ہی چاہیے اور اب جبکہ اس کے عملی مظاہرے سامنے آ گئے ہیں تو یہ سب خیر و برکت ہے اور اس کے فوائد صرف پاکستانی عوام پر ہی منحصر نہیں ہیں بلکہ تمام مسلمانانِ عالم اس سے محفوظ اور مستفید ہوں گے، آج ہم بہت ہشاش بشاش ہیں اور مسلمانوں کا ہر فرد خوش ہے

ہماری دعا ہے کہ پاکستان اور اس کے عوام دونوں پورے طریقہ پر قوانین اسلام کے پابند ہوں، جس طرح اس کارِ خیر کا خیر و برکت سے آغاز ہوا اسی خیر و برکت کے ساتھ اللہ کریم اس کو اخیر تک پہنچائے اور اللہ تعالیٰ انہیں قائم و دائم رکھے

والحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

باقی اللہ والوں کی دنیا

فرمایا کہ

ارجع فصل فانک لم تصل

واپس جاؤ نماز ادا کرو تم نے نماز نہیں پڑھی اسی طرح تین دفعہ وہ نماز پڑھ کر آپ کی خدمت اقدس میں آتا رہا، مگر آپ ﷺ برابر اس کو لوٹاتے رہے کہ تم نے نماز نہیں پڑھی واپس جاؤ اور نماز پڑھو اس کے بعد اس شخص نے کہا کہ خدا کی قسم مجھے اس نماز سے اچھی نماز ادا کرنا نہیں آتی،

فعلمنی،

مجھے نماز سکھاؤ تو آپ نے فرمایا کہ رکوع اطمینان کے ساتھ کرو اور قومہ بھی اطمینان سے سیدھے کھڑے ہو جاؤ،

حتی تطمئن قائما،

پھر ہر ایک سجدہ اطمینان اور مناسب وقفہ سے ادا کرو، الفاظ مبارک یہ ہیں کہ حتی تطمئن راکعا، حتی تعدل قائما، حتی تطمئن ساجدا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہی اطمینان والی نماز نصیب فرمائے آمین، خیال تھا کہ بزرگان دیوبند کی انفرادی لحاظ سے نماز سے متعلق علیحدہ نام بنام کا نمونہ بھی پیش کروں گا، مگر مضمون پہلے ہی طویل ہو چکا ہے، اس لیے اسی پر ختم کرتے ہوئے قارئین حضرات سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اس احقر راقم کے لیے بھی اپنی نمازوں میں دعا سے یاد فرمائیں، اللہ تعالیٰ نماز صحیح طریقہ پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین ثم آمین۔

بیوروکریسی اور پولیس شرعی قوانین کے نفاذ کو ناکام بنانے میں مصروف ہیں

شرعی عدالتوں کے فیصلوں کو صرف شریعت بنچوں میں چیلنج کیا جائے !!! مفتی محمود

منتخب وفاقی حکومت ہی عوام کے مسائل حل کر سکتی ہے : نوابزادہ نصر اللہ خاں

بہاولنگر۔ یکم جولائی پاکستان قومی ...ناد کے سربراہ مولانا مفتی محمود نے کہا ہے کہ ...م عوام نے پاکستان قومی اتحاد کو ووٹ دیے ... اقتدار پر آنے کا موقع دیا۔ تو قومی اتحاد ...لک میں صحیح معنوں میں نظام مصطفےٰ نافذ کرے ...گا۔ مولانا مفتی محمود نے گزشتہ شب مقامی عید ...گاہ میں ایک بہت بڑے اجتماع میں خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ قیام پاکستان کے مقاصد ابھی تک حاصل نہیں کئے جا سکے۔ اُنہوں نے تمام مذہبی جماعتوں سے اپیل کی۔ کہ وہ ملک میں اسلامی نظام کے مکمل نفاذ اور ملک کی سرحدوں کے تحفظ کے لئے کام کریں۔ اگر اسلام پسند جماعتوں نے موجودہ حالات کی نزاکت کا احساس نہ کیا۔ اور وقت کے تقاضوں کو نہ سمجھا تو اسلام دشمن قوتیں ملک پر مسلط ہو جائیں گی۔ اُنہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی بھٹو کی پھانسی کو سیاسی اور انتخابی حربے کے طور پر استعمال کرے گی۔ چنانچہ قومی اتحاد پیپلز پارٹی کے سیاہ کارناموں کو بے نقاب کرنے میں کوئی کوتاہی نہ کرے گا۔ جو اُس کے لیڈر اپنے عہد اقتدار میں کرتے رہے ہیں۔ مولانا مفتی محمود نے کہا کہ اسلامی نظریہ کے تحت صرف اس جماعت کو ہی حکومت کرنے کا حق ہے۔ جس پر عوام اعتماد کریں۔ مولانا مفتی محمود نے نوکر شاہی پر کڑی نکتہ چینی کی کہ وہ اسلامی نظام کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کر رہی ہے۔

انہوں نے بیوروکریسی کو عوام کی مشکلات کا ذمہ دار قرار دیا۔ اور کہا کہ بیوروکریٹ اور پولیس شرعی قوانین کو ناکام بنانے کی سازش میں مصروف ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ اس ناپاک جسارت کو مزید برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پولیس میں رشوت انتہا کو پہنچ گئی ہے۔ اُنہوں نے مطالبہ کیا۔ کہ شرعی عدالتوں کے فیصلوں کو صرف شریعت بنچ میں چیلنج کیا جانا چاہئے۔ انہیں سیشن اور ہائی کورٹ میں چیلنج کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے

نوابزادہ نصر اللہ خاں نائب صدر پاکستان قومی اتحاد نے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ ملک میں عام انتخابات لازمی طور پر اعلان کردہ پروگرام کے مطابق ۱۷ نومبر کو کرائے جائیں۔ کیونکہ قومی مسائل محض انتخابات کے ذریعہ ہی حل کیے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلدیاتی انتخابات لازمی طور پر ہونے چاہیں۔ مگر یہ عام انتخابات کے بعد کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ نازک حالات کا تقاضہ ہے۔ کہ ایک منتخب وفاقی حکومت قائم کی جائے۔ جو ملک کے معاملات چلائے۔ انہوں نے مطالبہ کیا۔ کہ سیاسی سرگرمیوں کو فوری طور پر بحال کیا جائے اُنہوں نے دعویٰ کیا کہ پاکستان قومی اتحاد کو سب سے زیادہ عوام کی حمایت حاصل ہے۔ اور وہ عام انتخابات میں پاکستان اور اسلام دشمن عناصر کو شکست فاش دے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں۔ اسلام پسند جماعتوں میں اتحاد قائم ہو۔ اور جمہوری قوتیں متحد ہو جائیں۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان قومی اتحاد واحد طاقت ہے۔ جو صوبائیت، علاقیت فرقہ داریت اور نیشنلزم کی یلغار کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی اتحاد پاکستانی قومیت اور اسلام کا شیدائی ہے۔ نوابزادہ نصر اللہ خاں نے مطالبہ کیا۔ کہ بجٹ میں لگائے گئے موجودہ بھاری ٹیکسوں کو واپس لیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس بجٹ کو مسترد کرتے ہیں۔

سابق وفاقی وزیر اور جماعت اسلامی کے نائب امیر چودھری رحمت الٰہی نے کہا کہ قومی اتحاد نے آٹھ ماہ کی وزارت کے دوران ملک کی تباہ شدہ معیشت کو بحال کرنے کی بڑی جدوجہد کی۔ اُن کے علاوہ قومی اتحاد پنجاب کے سربراہ ایم حمزہ، تابش الوری، عبدالرشید قریشی نے بھی اجتماع سے خطاب کیا۔

رپورٹ

رانا اقبال احمد چنیوٹ

افریقی طلباء اور اُن کے عزائم

افریقہ قادیانیوں کی سرگرمیوں کا خصوصی مرکز ہے۔ اور قادیانی امت نے سابق وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خاں کے دور وزارت میں بیرونی ممالک میں اپنے اثرات پھیلانے اور مشن قائم کرنے میں پوری پوری دلچسپی لی ہے۔ ان بیرونی مشنوں میں سب سے زیادہ افریقی ممالک ہیں اور ان ممالک میں قادیانیوں کے سینکڑوں تبلیغی مشن اور مدارس و مکاتب مصروف عمل ہیں۔ چونکہ قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر ربوہ پاکستان میں ہے۔ اور پاکستان دنیا کے اہم ترین ممالک میں شمار ہوتا ہے۔ اس لئے پاکستان کا نام اُن کی تبلیغ اور مشن کے لئے سند سمجھا جاتا رہا ہے۔ حتیٰ کہ ۷۴ء میں عظیم الشان تحریک ختم نبوت کے نتیجہ میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے جب قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ تو اُس وقت پہلی بار بیرونی دنیا کو پتہ چلا کہ قادیانی امت مسلمانوں سے مختلف ہیں۔ ورنہ انہیں مسلمانوں کا ایک حصہ سمجھا جاتا تھا۔ اور وہ خود کو یہی ظاہر کرکے دنیا کو گمراہ کرتے رہے ہیں۔ لیکن قومی اسمبلی کے فیصلے کے باوجود بیرونی ممالک میں قادیانیوں کے اثر و رسوخ اور منظم کام کی وجہ سے اس حقیقت کی اشاعت پوری طرح نہ ہو سکی اور قادیانی امت نے اس فیصلہ کے بارے میں بھی شکوک و شبہات کی فضا قائم کرنا شروع کر دی۔ چنانچہ قادیانیوں کے پروپیگنڈہ کے جواب اور قومی اسمبلی کے فیصلہ کی تشہیر کے لئے دو ممتاز پاکستانی علماء جمعیتہ برطانیہ کے صدر علامہ خالد محمود اور جمعیتہ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے شعبہ تبلیغ کے سربراہ اور ختم نبوت کے عالمی مبلغ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے ۷۶ء میں افریقی ممالک کینیا، گھانا، سیرالیون، نائیجیریا اور گیمبیا کا دورہ کیا۔ اور کم و بیش ایک ماہ تک ان ممالک میں عمومی اور خصوصی اجتماعات میں شرکت کرکے افریقی عوام کو قادیانی امت کے عقائد اور قومی اسمبلی کے فیصلہ کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔

اس موقعہ پر یہ ضرورت سامنے آئی کہ قادیانی گروہ نے ربوہ میں افریقی ممالک کے طلبہ کو تعلیم و تربیت دینے کا خصوصی انتظام کر رکھا ہے۔ اور وہ یہاں تعلیم حاصل کرکے اپنے علاقوں میں جاتے ہیں۔ اور مؤثر طریقہ سے قادیانی مشن کی ترجمانی کرتے ہیں۔ لیکن مسلم طلبا کو اس قسم کی تعلیم دینے کا کوئی خاص اہتمام نہیں ہے۔

چنانچہ دورہ سے واپسی پر مولانا منظور احمد چنیوٹی نے اس قسم کے انتظامات کے امکانات کا جائزہ لیا۔ اور ذہن میں ایک خاکہ مرتب کرکے ۷۸ء میں دوبارہ افریقی ممالک کا دورہ کیا اور افریقی مسلمانوں سے تقاضہ کیا کہ وہ اپنے بچے اس مقصد کے لئے وقف کریں جن کی تعلیم کا وہ پاکستان میں اہتمام کریں گے۔ اور یہ بچے واپس آکر اپنے ممالک میں اسلام کی صحیح تبلیغ کر سکیں گے۔ چنانچہ متعدد افریقی مسلمانوں نے اس دعوت پر لبیک کہا۔ اور گھانا، نائیجیریا اور سیرالیون سے دس دس بچے کے گروپ تیار ہونے۔ اور یہ بات طے پائی کہ اُن کی آمد و رفت کے اخراجات والدین کے ذمہ ہونگے۔ جبکہ پاکستان میں قیام اور تعلیم وغیرہ کے تمام اخراجات مرکزی ادارہ دعوت و ارشاد چنیوٹ اور جامعہ عربیہ چنیوٹ برداشت کریں گے ان دونوں اداروں کے انچارج مولانا منظور احمد چنیوٹی ہیں۔ ان میں گھانا کے بچوں کا ایک گروپ چنیوٹ پہنچ چکا ہے اور جامعہ عربیہ چنیوٹ میں تعلیم کے ابتدائی مراحل سے گزر رہا ہے۔

گذشتہ دنوں جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات اور پاکستان قومی اتحاد پنجاب کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی ان طلبا سے ملاقات کے لئے چنیوٹ تشریف لائے اور مختلف نشستوں سے افریقہ کی صورت حال، طلباء کے عزائم اور مستقبل کے پروگرام کے بارے میں ان سے بات چیت کی۔ چونکہ یہ طلبا اپنی مادری زبان میں بات چیت کر سکتے ہیں۔ اس لئے راقم الحروف نے ترجمان کے فرائض سرانجام دیئے۔ بچوں کے پاکیزہ جذبات اور عزائم دیکھ کر راقم الحروف نے اس گفتگو کو ریکارڈ کر لیا۔ جو پاکستانی عوام کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔

۱۔ محمد عیسیٰ

اس گروپ میں پہلا بچہ محمد عیسیٰ گھانا کے دارالحکومت عکرہ سے ۱۱۵ میل دور واقع بڑے شہر کیپ کوسٹ کے نواحی گاؤں کستیا کا رہنے والا ہے۔ والد کا نام محمد موسیٰ ہے۔ پیدائشی مسلمان ہے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کر چکا ہے۔ مادری زبان چی ہے۔ لیکن انگلش روانی کے ساتھ بولتا ہے۔ اس نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ وہ دین اسلام کی تعلیم اس لئے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ وہ اپنی قوم میں جا کر صحیح دین کی تعلیم دے سکے۔ اور قادیانیوں نے اس کے علاقہ میں مکر و فریب کا جو جال بچھا رکھا ہے۔ اس کے تار و پود بکھیر سکے۔

۲۔ ابراھیم
۳۔ عبداللہ

گروپ میں ابراہیم اور عبداللہ نامی دو سگے بھائی ہیں۔ جن کے باپ کا نام کھبی ابراھیم ہے۔ یہ عکرہ سے چار میل دوڈنسوبا نامی جگہ کے رہنے والے ہیں ابراھیم کی عمر ۱۵ سال ہے اور وہ فرسٹ ایر کا طالب علم ہے۔ جبکہ عبداللہ کی عمر ۱۴ سال ہے۔ اور وہ میٹرک میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ ان بچوں نے بتایا کہ وہ پانچ بھائی ہیں۔ اور جب مولانا منظور احمد چنیوٹی نے دین اسلام کی تعلیم کے لئے طلبہ بھیجنے کا مطالبہ کیا تو ان کے والد نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اپنے دو بچوں کو اسلام کی تعلیم و تبلیغ کے لئے وقف کر دے گا چنانچہ وہ اسی فیصلہ کے تحت یہاں آئے ہیں۔ اور یہاں بہت خوش ہیں۔

۴۔ عبدالرشید

گروپ کا سب سے بڑا لڑکا عبدالرشید عکرہ سے ۲۳ میل دور کروبا کا رہنے والا ہے اس کی عمر پچیس سال ہے۔ اور وہ ایک ٹیکنیکل سکول میں الیکٹریشن کی ٹریننگ حاصل کر رہا ہے۔ اس کے والدین عیسائی ہیں۔ اور باپ کا نام الفرہ ہے۔ رشید کی بڑی ہمشیرہ کا خاوند مسلمان ہے۔ اور اس کی کوشش اور توجہ سے ۵ سال قبل عبدالرشید نے اسلام قبول کیا تھا۔ اور جب مولانا چنیوٹی گھانا کے دورہ پر گئے۔ تو اس نے ان کی تبلیغ سے متاثر ہو کر خود کو دین اسلام کی تعلیم و تبلیغ کے لئے وقف کرنے کا فیصلہ کر دیا رشید کے والد ڈرائیور ہیں۔ لیکن غیر مسلم ہونے کے باوجود انہوں نے رشید کو جذبات کی قدر کی۔ اور اسے طلباء کے گروپ میں پاکستان آنے کی اجازت دے دی۔

عیسیٰ اے

عکرہ کے نواحی گاؤں کرڈوما کے رہنے والے ۲۰ سال عیسیٰ کے والد کا نام محی ہے۔ اور وہ پیدائشی مسلمان ہے آٹھویں جماعت تک آٹو انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر چکا ہے۔ اس نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ اسے صرف دین حق کا جذبہ یہاں کھینچ لایا ہے۔ اور ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ خدا کے سچے دین اور جناب محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی کی حفاظت کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں وقف کر دیں۔

سلیمان

عکرہ سے ۷ میل دور منھیا کا رہنے والا ہے ۱۵ سالہ سلیمان بھی عیسائی والدین کا فرزند ہے۔ اس کے والد کا نام نیلسن ہے۔ اور وہ سیکنڈ ایر کا طالب علم ہے اس نے بتایا کہ ان کے سکول میں مذہب کے بارے میں اکثر بات چیت ہوتی رہتی تھی۔ اور ایک سینیئر طالب علم مسلمان تھا۔ جو مجھے اسلام کے بارے میں باتیں بتاتا تھا۔ چنانچہ اس کی تبلیغ سے متاثر ہو کر میں نے اسلام قبول کر لیا۔ والدین نے مخالفت کی۔ لیکن عبداللہ اور ابراہیم (دونوں بچے اس گروپ میں شامل ہیں) کے والدین نے جو ہمارے رشتہ دار ہیں۔ میری حمایت کی اور میری حوصلہ افزائی کی اور انہی کی کوششوں سے میں طلباء کے اس گروپ میں شامل ہوا ہوں۔ ان تمام طلباء نے اپنے عزائم کے بارے میں یک زبان یہی کہا کہ وہ صرف دین حق کی تعلیم حاصل کرنے آئے ہیں۔ تاکہ اپنے وطن جا کر سچے دین کی روشنی پھیلا سکیں اور انہوں نے خود کو اس عظیم مقصد کے لئے وقف کر رکھا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ پاکستان کا موسم گھانا کے موسم سے مختلف ہے۔ اور یہاں کا درجہ حرارت وہاں سے زیادہ ہے۔ اسی طرح یہاں کی خوراک بھی وہاں سے مختلف ہے۔ بالخصوص مسلمان بھائی محبت اور شوق میں ان کی جو دعوتیں کرتے ہیں۔ ان کا کھانا ہمارے لئے بالکل اجنبی ہوتا ہے۔ اسی طرح انہیں والدین کی یاد بھی کبھی کبھی ستاتی ہے۔ لیکن یہ ساری مشکلات ان کے پائے استقلال میں جنبش پیدا نہیں کر سکیں۔ کیونکہ وہ ایک عظیم مشن کے لئے اپنا وطن چھوڑ کر آئے ہیں۔ اور اس کے لئے بڑی سے بڑی تکلیف کو خندہ پیشانی کے ساتھ قبول کرنے کو تیار ہیں۔

تعلیمی پروگرام

مولانا منظور احمد چنیوٹی نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ان طلباء کو پہلے مرحلہ میں اردو سکھانے کا کام شروع کیا گیا ہے۔ جو اندازاً چھ ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔ اس کے بعد درس نظامی کا متوسط کورس اور بی۔ اے تک عصری تعلیم کا خاکہ مرتب کیا گیا ہے

بقیہ صفحہ ۱۸ پر

تحریر
ڈاکٹر فدا حسین
پشاور

کیا آئندہ عام انتخابات وقت مقررہ پر ہوں گے

جب سے صدر مملکت جنرل ضیاء الحق نے آئندہ عام انتخابات کرانے کے لئے نومبر کی تاریخ کا اعلان کیا ہے۔ عوام کے ہر طبقہ میں یہ سوال زیر بحث ہے۔ کہ کیا آئندہ عام انتخابات وقت مقررہ پر ہوں گے۔ جوں جوں انتخاب کا وقت قریب آ رہا ہے۔ بعض حلقوں میں تشویش۔ بعض حلقوں میں شک وشبہ اور بعض حلقوں میں مایوسی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ جنرل ضیاء الحق نے برسر اقتدار آتے ہی اعلان کر دیا تھا کہ جتنا جلدی ہو سکا۔ وہ منصفانہ اور غیر جانبدارانہ عام انتخابات کرا کے حکومت کی باگ ڈور عوام کے منتخب نمائندوں کے حوالہ کر دیں گے۔ اس عہد کا اعادہ انہوں نے اندرون ملک اور بیرون ملک متعدد بار کیا ہے۔ اس کے علاوہ ملک میں الیکشن نے بھی دوبارہ کام شروع کر دیا ہے۔

لیکن عوام عام انتخابات مقررہ وقت پر کرانے کے سلسلے میں مطمئن نہیں۔ بعض حلقوں کا خیال ہے۔ کہ پاکستان کے عوام کو ماضی کا تجربہ ہے۔ کہ کرسی اقتدار کو آسانی سے کوئی نہیں چھوڑتا ہے۔ بعض سیاسی حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ صدر مملکت انتخابات کرانے کے سلسلے میں مخلص نہیں ہیں۔ اسلئے اس امر کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ کہ کیا عام انتخابات وقت مقررہ پر ہوں گے۔

صدر مملکت کا اعلان غیر مبہم ہے۔ لیکن ان کی حکومتی پالیسی اس سلسلے میں باعث تشویش ہے۔ ابتدا میں جنرل صاحب مختلف سیاسی جماعتوں کے اتحاد پر زور دیتے تھے لیکن اب بعض سیاسی جماعتوں کو کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔ لیکن وہ دوسری جماعتوں اور ان کے سربراہوں پر کیچڑ اچھالیں۔ تاکہ اختلافات کی خلیج اور وسیع ہو۔ اور مملکت کے اندر سیاسی فضا مکدر رہو۔ صدر مملکت نے کئی بار فرمایا ہے۔ کہ وہ کسی ایک سیاسی پارٹی سے ہمدردی نہیں رکھتے ہیں۔ لیکن وہ علی الاعلان ایک سیاسی پارٹی میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں۔ تمام تر سرکاری وسائل اور ذرائع ابلاغ کو اس پارٹی کو دوبارہ عوام میں مقبول بنانے کے لئے استعمال کیا گیا۔ مذہبی نظریات کے معاملے میں ایک اور سیاسی پارٹی کی سرپرستی کی گئی۔ ایک تیسری سیاسی جماعت کے سربراہ کو فوری آزادی کے بعد دوسری سیاسی جماعتوں کے خلاف زہریلا پروپیگنڈہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ پاکستان۔ نظریہ پاکستان اور اسلام کے خلاف بعض سیاسی۔ جماعتیں اور سرکاری ملازمین شرمناک سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ لیکن موجودہ حکومت نے اُن کی طرف سے آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔ اسلام کے نفاذ کے اعلان کے باوجود عملاً اس پر عمل نہیں کیا جا رہا ہے۔ جس کی گذشتہ دنوں لوڈ یرمد کے قریب گرڑھی خدابخش میں پاکستان۔ اسلام اور حکومت کے خلاف انتہائی باغیانہ اور شرانگیز تقریریں کی گئیں۔ لیبر کنونشن منعقدہ ۱۵ اپریل چارسدہ شوگر ملز میں اسلام اور پاکستان کے نظریئے کے خلاف کمیونزم کے حق میں تقریریں کی گئیں۔ مفتی جعفر حسین کی آمد کے موقعہ پر کوہاٹ میں اسلام اور اسلامی نظام۔ عقائد اسلام۔ حکومت اور نظریہ پاکستان کے خلاف برملا شرمناک اور شرانگیز نعرے لگائے گئے۔ لیکن جنرل صاحب کی حکومت ٹس سے مس نہ ہوئی

سیاسی مطالبہ کر رہے کہ ملک میں سیاسی سرگرمیاں بحال کی جائیں۔ تاکہ سیاسی رہنما عوام سے رابطہ قائم کر کے موجودہ حکومت کی پالیسیوں پر اظہار خیال کر سکیں اور آئندہ انتخابات کے لئے جمہوری طریقہ پر تیاریاں کر سکیں لیکن سیاسی رہنماؤں کو عوام سے دور رکھنے کے لئے غیر ضروری پابندیاں لگائی گئی ہیں۔

سیاسی رہنما مطالبہ کر رہے ہیں کہ بلدیاتی انتخابات عام انتخابات کے بعد ہونے چاہیئں۔ جنرل صاحب اور انکی حکومت بضد ہے۔ کہ بلدیاتی انتخابات پہلے ہوں گے۔ کسے انکار ہے۔ کہ بلدیاتی انتخابات ہو جائیں تو عوام کے مسائل حل کرتے میں آسانی ہو گی۔ لیکن کون نہیں جانتا کہ عام انتخابات سے دو ماہ پہلے۔ بلدیاتی انتخابات کرانے سے عوام کے مسائل حل نہیں ہونگے۔ بلکہ منصفانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات کی راہ مسدود ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ عوام کو اقتدار منتقل کرنے کے لئے بلدیاتی انتخابات نہیں بلکہ عام انتخابات ضروری ہیں۔ مارشل لاء کے زیر سایہ قومی اتحاد کے وزراء کے اختیارات کا تلخ تجربہ بتاتا ہے کہ مارشل لاء کے تحت بلدیاتی اداروں کے منتخب نمائندے کس قدر با اختیار ہونگے۔ اس کے علاوہ بلدیاتی انتخابات کے دوران عوام کی کشیدگی بڑھے گی۔ جس کا اثر آئندہ عام انتخابات پر نہایت ناخوشگوار پڑیگا۔ اگر بفرض محال بلدیاتی انتخابات ہوئے بھی۔ تو بلدیاتی اداروں میں متعین افراد عام انتخابات میں اپنا اثر ورسوخ اور سیاسی رشوت کی

وجہ سے اثر انداز ہوں گے۔

نااہل قرار دینے والے ٹریبونل کے فیصلوں کے خلاف نظر ثانی کی درخواستوں کے لئے دروازہ کھول کر صدر مملکت نے محب وطن عوام کے دلوں میں نہ صرف شکوک و شبہات پیدا کر دیئے ہیں۔ بلکہ ماضی میں ملک و قوم سے خیانت کرنے والوں کو ایک اور موقع فراہم کر دیا ہے۔

صدر مملکت فوج کو قومی سیاست میں ملوث کر کے اُس کے سیاسی کردار سے آئینی تحفظ دینا چاہتے ہیں۔ حالانکہ آئین میں فوج کے کردار کی وضاحت موجود ہے وہ یہ ہے کہ فوج ملک کی سرحدات کا تحفظ کرے نہ یہ کہ فوج سیاست میں ملوث ہو کر اپنے آئینی کردار سے غفلت برتے۔

حاصل اس تمام جائزہ کا یہ ہے۔ کہ جنرل ضیاء الحق کی حکومت نے عمداً ملک میں ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں۔ کہ وقت مقرر پر منصفانہ اور غیر جانبدارانہ عام انتخابات ہو ہی نہیں سکتے۔

اگر صدر مملکت قوم سے کئے ہوئے وعدے میں مخلص ہیں۔ تو انہیں ذاتی طور پر مندرجہ ذیل امور پر توجہ دینی چاہیئے۔

(۱) کسی ایک سیاسی پارٹی میں دوبارہ روح پھونکنے کی بجائے پاکستان قومی اتحاد کو دوبارہ ۱۹۷۷ء کی سطح پر لانے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔ کیونکہ یہ ملک کی سب سے زیادہ مضبوط مقبول اور اہم جماعت ہے۔

(۲) کسی سیاسی رہنما کو دوسری سیاسی جماعتوں یا انکے رہنماؤں کے خلاف زہریلا پروپیگنڈہ کرنے یا اُن پر کیچڑ اُچھالنے کی اجازت ہرگز نہ دی جائے۔

(۳) کسی بھی قومی مسئلہ کے حل کے لئے تمام سیاسی جماعتوں کے راہنماؤں سے مشورہ لیا جائے۔ اور پالیسی وضع کرتے وقت عوام کے نمائندوں کو اعتماد میں لیا جائے۔

(۴) اسلامی نظام کی جن دفعات کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ ان پر فوری طور پر عمل کیا جائے۔

(۵) کسی بھی شخص کو چاہیے وہ کسی حیثیت کا ہو۔ اسلام اور اسلامی نظام کے خلاف لب کشائی کی اجازت نہ دی جائے۔ اگر کوئی اس امر کا مرتکب ہو۔ تو اسے عبرتناک سزا دی جائے۔

(۶) ملک میں سیاسی سرگرمیاں فوری طور پر بحال کرنے کا اعلان کیا جائے۔

(۷) بلدیاتی انتخابات رہنماؤں کے مشورے سے کرائے جائیں۔ اور عام انتخابات سے قبل نہ کرائے جائیں۔

(۸) ملک میں فرقہ دارانہ منافرت پھیلانے والوں کے منہ میں لگام دیئے جائیں۔ اور کسی شخص کو امن و امان کا مسئلہ پیدا کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔

(۹) پاکستان کی بہادر فوج کو سیاست میں ملوث نہ کیا جائے۔ بلکہ اردگرد کے بدلتے ہوئے حالات کے پیش نظر انہیں سرحدات کی تحفظ کی آئینی ذمہ داری سونپی جائے۔

(۱۰) نااہل قرار دینے والے ٹریبونل کو فیصلوں کے خلاف نظر ثانی کی درخواستوں پر غور نہ کیا جائے۔

تلک عشرۃ کاملۃ

11

باقی افریقی طلباء

جو آٹھ سال میں مکمل ہو گا۔ اور اس دوران قادیانیت کے بارے میں تفصیلی معلومات اور تربیت بھی دی جائے گی

انشاء اللہ تعالےٰ

مولانا چنیوٹی نے کہا کہ انہوں نے صرف بچوں کی خاطر اپنے تبلیغی پروگراموں کا سلسلہ بالکل کم کر دیا ہے۔ اور وہ خود ان کی تعلیم و تربیت کی نگرانی کریں گے انہوں نے کہا کہ گھانا سے ۴ بچے اور آئیں گے۔ اسی طرح نائیجریا اور سیرالیون سے دس دس بچے کے گروپ بھی عنقریب پہنچنے والے ہیں۔

تعلیمی اخراجات کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ تقریباً ۵۰۰ روپیہ ماہانہ ایک طالب علم کا خرچہ ہے۔ اور متعدد اصحاب خیر نے ایک ایک بچے کا خرچہ اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ اور باقی کے لئے کوشش کر رہے ہیں

مولانا نے کہا کہ انشاء اللہ تعالیٰ افریقی طلبہ کو دینی تعلیم دینے کی یہ مہم نتیجہ خیز ثابت ہو گی۔ اور یہ بچے افریقہ میں دین حق کی روشنی پھیلانے اور قادیانی مکر و فریب کے ازالہ میں مؤثر کردار ادا کریں گے۔

تحریر — بشیر احمد قادری مدرس | عربیہ قاسم العلوم فقیروالی

مقطعاتِ قرآنیہ

الم اور اسی طرح کے دوسرے حروف تہجی جو سورتوں کے اوائل میں مذکور ہیں، ان کو مقطعاتِ قرآنیہ کہا جاتا ہے چونکہ یہ ایک دوسرے سے قطع شدہ اور علیحدہ علیحدہ ہیں اس لئے ان کو حروف مقطعات کہتے ہیں۔ ان حروف کی تعداد صرف چودہ ہے، عربی میں حروف تہجی ۲۸ ہیں، اگر الف کو بھی شمار کیا جائے تو ۲۹ بنتے ہیں۔

حروف مقطعات کے بارے میں علماء کے دو قول ہیں۔

(۱) خلفاء راشدین، جمہور صحابہ و تابعین اور ائمہ تفسیر کے نزدیک یہ حروف متشابہات میں سے ہیں کہ ان کی حقیقت و ماہیت، مفہوم و مراد اور معنی حق تعالیٰ جل و علا کے سوا کوئی نہیں جانتا، یہ علم مستور اور سر محجوب ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے منقول و مروی ہے کہ

لله فی کل کتاب سر و سره فی القرآن اوائل السور۔

معالم التنزیل ج۱ ص۱۱

"ہر آسمانی کتاب میں اللہ تعالیٰ کے کچھ اسرار و رموز ہیں۔ قرآن کریم میں اس کے اسرار و رموز، اوائل سور میں مضمر ہیں۔"

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے۔

ان لکل کتاب صفوة و صفوة هذا الکتاب حروف التهجی۔

معالم التنزیل ج۱ ص۱۱

"ہر کتاب میں کوئی منتخب اور چیدہ چیز ہوتی ہے قرآن کریم کی چیدہ اور منتخب چیز حروف مقطعات ہیں"

بعض عارفین سے منقول ہے کہ علم بمنزلہ دریا ہے کہ جس سے وادیاں جاری ہوتی ہیں۔ پھر وادیوں سے بڑی نہریں نکلتی ہیں، پھر بڑی نہروں سے چھوٹی نہریں، پھر چھوٹی نہروں سے نالے نکلتے ہیں، جنہیں لوگ اپنے کھیتوں اور گھروں تک لیجاتے ہیں۔

اگر جدول کی طرف وادی کا رخ ہو جائے تو وہ جدول صفحہ ہستی سے مٹ جائے اور اگر دریا وادی کی طرف متوجہ ہو جائے تو وادی کا بالکلیہ استیصال کر دے اللہ تعالیٰ کے قول انزل من السماء ماء فسالت منه اودیة بقدرها سے یہی مراد ہے۔ علم کے سمندر حق تعالیٰ ہی کے پاس ہیں۔ ان سمندروں سے حق تعالیٰ نے انبیاء کرام کو علم کی وادیاں عطا فرمائی ہیں۔ اور پھر انبیاء کی وساطت سے علماء کو علم کی نہریں ملی ہیں۔ پھر علماء کے ذریعہ عامۃ المسلمین کے حصہ میں جدولیں آتی ہیں، پھر عامۃ المسلمین اپنی ہمت طاقت اور وسعت ظرف کے مطابق، ان جدولوں کو اپنے اپنے خانۂ دل کی طرف لے جاتے ہیں۔

حدیث شریف میں مروی ہے کہ علماء کے پاس چند اسرار و رموز ہیں، انبیاء کرام اور ملائکہ عظام کے پاس بھی حق تعالیٰ و تقدس کے پاس تو اسرار و رموز کا ایک عظیم الشان فقید المثال اور عدیم النظیر خزانہ ہے، اور ایسا بحرِ بیکراں ہے کہ اس تک طائر خیال کی پرواز نہیں، عقل و فکر اس کے تصور و تخیل سے عاجز و قاصر ہیں۔

اگر اللہ تعالیٰ جہال کو علماء کے اسرار پر مطلع کر دے تو جہال ہلاکت کے گھاٹ اتر جائیں، اگر علماء خلفاء کے اسرار پر مطلع ہو جائیں تو ان سے جھگڑنے لگیں، اگر خلفاء انبیاء کرام کے رموز اور بھیدوں سے واقف ہو جائیں تو ان کی مخالفت پر کمر بستہ ہو جائیں، اگر انبیاء عظام فرشتوں کے اسرار سے روشناس ہو جائیں تو انہیں موردِ اتہام و الزام قرار دیں۔ اور اگر فرشتے حق تعالیٰ کے علوم و معارف اور اسرار و رموز پر اطلاع پا جائیں تو بحرِ حیرت میں غرق ہو جائیں اور شدت حیرت و استعجاب سے ان کی عقلیں گم، زبانیں گنگ اور حواس مسلوب ہو جائیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کمزور اور ضعیف عقلیں قوی اسرار کو برداشت نہیں کر سکتیں، ہر شخص کی عقل اور قوتِ برداشت متفاوت و مختلف ہے۔ بعض عقلیں ضعیف ہوتی ہیں وہ ضعیف اسرار ہی کو برداشت کر سکتی ہیں اور بعض متوسط ہوتی ہیں وہ متوسط اسرار کا ہی تحمل کر سکتی ہیں اور بعض قوی ہوتی ہیں۔ وہ قوی اسرار کو برداشت کرنے کا حوصلہ رکھتی ہیں۔ چمگادڑوں کی آنکھیں چونکہ بہت کمزور اور ضعیف ہیں اس لئے وہ سورج کی نورانیت اور جگمگاہٹ کو برداشت نہیں کر سکتیں۔ سورج کے سامنے ہوتے ہی ان کی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ ان کے لئے آفتاب عالمتاب کی روشن کرنیں اور رات کے گھٹا ٹوپ اندھیرے برابر اور مساوی ہیں۔ انبیاء کرام کی عقول چونکہ بہت زیادہ قوی ہوتی ہیں اس لئے وہ اسرار نبوت کے تحمل پر قادر ہوتی ہیں۔

علماء کی عقول چونکہ عام آدمیوں سے قوی ہوتی ہیں اس لئے وہ ان اسرار کو برداشت کر لیتی ہیں جن کے برداشت کرنے سے عامۃ الناس عاجز ہیں۔

اسی طرح علمائے باطن اور حکمائے شریعت کی عقلیں، علماء کی عقلوں سے قوی ہوتی ہیں اس لئے وہ ان باتوں کا تحمل کر لیتی ہیں جن کے تحمل سے علماء ظاہر عاجز ہیں۔

حضرت امام شافعیؒ سے حروف مقطعات کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا

سر الله فلا تطلبوه

یہ حروف حق تعالیٰ کا بھید ہیں، ان کی طلب میں سرگرداں نہ ہو۔

ابو ظبیان نے حضرت ابن عباسؓ سے ان کا یہ قول نقل کیا ہے۔

عجزت العلماء عن ادراکہا

ابوالسعود ص ۱۶ ج ۱

علماء ان کے ادراک سے قاصر ہیں۔

متکلمین کا مذہب

متکلمین کہتے ہیں کہ یہ جائز نہیں کہ قرآن کریم میں ایسے الفاظ ہوں کہ مخلوق ان کے ادراک سے عاجز اور ان کے فہم سے قاصر ہو، انہوں نے اپنے اس مسلک پر آیاتِ قرآنیہ، احادیث نبویہ اور دلائل عقلیہ سے استدلال کیا ہے۔

وہ آیات کریمہ جن سے متکلمین استدلال کرتے ہیں

(۱) افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالہا۔ (سورۂ محمد)

وہ قرآن کریم میں تدبر کیوں نہیں کرتے۔ کیا ان کے دلوں پر قفل ہیں۔

طرز استدلال

اس آیت کریمہ میں خداوند قدوس نے، قرآن کریم میں تدبر و تفکر کا حکم دیا ہے۔ اگر قرآن کریم یا اس کا کوئی حصہ ناقابل فہم ہوتا تو اللہ تعالیٰ تدبر و تفکر کا حکم نہ فرماتے۔

(۲) افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً۔ (سورۃ النساء)

کیا یہ نہیں سمجھتے قرآن کو اور اگر ہوتا یہ خدائے تعالیٰ کے غیر کی طرف سے، البتہ پاتے اس میں اختلاف بہت۔

(۳) وانہ لتنزیل من رب العالمین نزل بہ الروح الامین علی قلبک لتکون من المنذرین بلسان عربی مبین۔ (شعراء پ ۱۹)

تحقیق یہ قرآن رب العالمین کی طرف سے اتارا گیا ہے۔ اس کو امین فرشتہ لے کر آیا ہے۔ آپ کے قلب پر صاف عربی زبان میں تاکہ آپ بھی (منجملہ) ڈرانے والوں کے ہوں۔

اگر قرآن کریم ناقابل فہم ہو تو آپ کا منذر ہونا کیسے درست ہوگا۔ نیز بلسان عربی مبین میں اس امر پر صراحت ہے کہ یہ لغت عرب میں نازل ہوا ہے۔ لہٰذا اہل عرب کے لئے اس کا قابل فہم ہونا ضروری اور لابدی ہے۔

(۴) لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم (سورۂ نساء پ ۵)

ضرور معلوم کر لیتے اس امر کو وہ لوگ جو اس امر کی ان میں تحقیق کرنیوالے ہیں۔

استنباط اسی صورت میں ممکن ہے، جب کہ اس کے معانی اور مفاہیم تک عقل کی رسائی ممکن ہو بصورتِ دیگر استنباط و استخراج کیسے اور کیونکر ممکن ہے؟

(۵) ھدًی للمتقین۔

قرآن کریم پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے۔ ظاہر ہے کہ غیر معلوم المراد شئے لوگوں کے لئے باعث ہدایت نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا قرآن کریم کی تمام آیات کے معنی و مراد کا معلوم و مفہوم ہونا ضروری ہے۔

(۶) آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ۔ الی سمعنا واطعنا۔

(بقرہ پ ۳)

اعتقاد رکھتے ہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس چیز کا جو اُن کے پاس ان کے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے اور مومنین بھی سب کے سب یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔

اطاعت چونکہ فہم کے بعد ہی ممکن ہے۔ لہٰذا قرآن کریم کے تمام مضامین و معانی اور مرادات و مدلولات کا سمجھ میں آنا لابدی ہے۔

متکلمین کا احادیث سے استدلال

(۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ (موطا)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ اگر تم انہیں مضبوطی سے تھامے رہو گے تو تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے (۱) اللہ کی کتاب (۲) اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت۔

طرز استدلال

اگر قرآن کریم غیر معلوم المراد ہو تو اس کے ساتھ تمسک کس طرح ممکن ہے۔

(۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

علیکم بکتاب اللہ فیہ نبأ ما قبلکم وخبر ما بعدکم وحکم ما بینکم ھو الفصل لیس بالہزل۔ من ترکہ من جبار قصمہ اللہ ومن ابتغی الہدی فی غیرہ اضلہ اللہ وھو حبل اللہ المتین والذکر الحکیم وصراط المستقیم ولا یخلق علی کثرۃ الرد ولا تنقضی عجائبہ من قال بہ صدق ومن حکم بہ عدل ومن خاصم بہ فلج ومن دعا الیہ ھدی الی صراط مستقیم۔

تم پر اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنا لازم ہے اس میں تمہارے ماقبل اور مابعد کی خبریں ہیں۔ اس میں تمہارے اختلافات کا فیصلہ موجود ہے۔ یہ ایک فیصلہ کن کتاب ہے، ٹھٹھا اور مذاق نہیں جو متکبر اس کو چھوڑے گا، اللہ تعالیٰ اس کو تباہ و برباد کر دے گا۔ اور جو اس کے غیر میں (اس کو چھوڑ کر کسی اور کتاب میں) ہدایت کا متلاشی ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو گمراہ کر دیں گے یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی، ذکر حکیم اور صراط مستقیم ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جو بار بار پڑھنے کے باوجود پرانی نہیں ہوتی اور اس کے عجائب و غرائب ختم نہیں ہوتے جس نے اس کے مضامین بیان کئے، اس نے صداقتیں بیان کیں، جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا، اس نے عدل کیا، جس نے اس سے استدلال کیا وہ کامیاب کامران ہوا جس نے اس کی طرف بلایا اس نے صراط مستقیم کی طرف دعوت دی۔

متکلمین کے عقلی دلائل

(۱) قرآن کریم میں اگر کوئی ایسی شئے وارد ہو کہ اس کی حقیقت و مراد تک انسانی عقول و اذہان کی رسائی ممکن نہ ہو، تو اس کے ساتھ خطاب کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عربی بولنے والے کے ساتھ انگریزی میں خطاب کیا جائے، یا ہندی بولنے والے کے ساتھ

عربی میں گفتگو کی جائے یا سندھ میں رہنے والے کے ساتھ پشتو میں بات کی جائے، یا پشتونی کے ساتھ سندھی میں کلام کی جائے، اور یہ درست نہیں ۔ لہٰذا یہ بھی درست اور صحیح نہیں کہ قرآنِ کریم کے بعض الفاظ ایسے ہوں جن کی حقیقت تک رسائی ممکن نہ ہو۔

(۲) کلام سے مراد افہام وتفہیم ہے ۔ اگر قرآن کریم ناقابل فہم ہوگا تو اس کے ساتھ خطاب کرنا عبث اور فضول ہوگا اور یہ حکیم مطلق کی ذات والاصفات کے شایانِ شان نہیں ۔

(۳) قرآن کریم کے ساتھ تحدی واقع ہوتی (اس کے مقابلہ کا چیلنج دیا گیا) جو چیز معلوم المراد نہ ہو اس کے ساتھ تحدی (چیلنج) جائز نہیں ۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ قرآن کریم اپنے تمام اجزاء اور ابعاض کے ساتھ معلوم المراد اور مفہوم المعنیٰ ہے ۔

مسلکِ جمہور

جمہور کا مسلک جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ یہ ہے کہ متشابہات کی حقیقت و مراد سے اللہ تعالیٰ ہی واقف ہے، باقی تمام مخلوق اس سے نا واقف اور نا آشنا ہے۔

دلیل جمہور جمہور اپنے مسلک کی تائید و تشہیر میں ارشادِ ربانی "وما یعلم تاویله الا اللّٰه" کو پیش کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ "الا اللّٰه" پر وقف واجب ہے، اور "والراسخون" جملہ مستانفہ ہے ۔ اس کی چند وجوہ درج ذیل ہیں ۔

(۱) اگر راسخین فی العلم بھی ان کی تاویل اور مراد جانتے ہوں تو پھر ان کی تخصیص بالایمان کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی، اس لئے کہ جب وہ اس کی حقیقت و مراد، اور کنہ معنی سے واقف ہو جائیں گے تو ان کے لئے متشابہ پر ایمان لانا ایسے ہو گا جیسے محکم پر ایمان لانا، یعنی ان کے لئے متشابہ محکم کی طرح واضح اور ظاہر ہوگا، تو اس، ایمان لانے میں ان کے لئے مزید فضیلت و منقبت نہ ہونی چاہئے۔

(۲) اگر بقول متکلمین متشابہات کی تاویل جاننا واجب اور ضروری ہے تو ان کی تاویل کا طلب کرنا اور ان کی تحقیق و تفحص، تتبع و تلاش اور ریسرچ و جستجو کے درپے ہونا قابل مدح ہونا چاہیئے نہ کہ قابل ذم ۔ حالانکہ حق تعالیٰ نے ان کی تاویل کی جستجو کو قابل مذمت قرار دیا ہے۔ فرمایا۔

فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنه وابتغاء تاویله

جمہور کا استدلال احادیث سے

(۱) عبد الرزاق نے اپنی تفسیر میں اور حاکم نے مستدرک میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ وہ اس آیتِ کریمہ کو اس طرح پڑھا کرتے ہیں وما یعلم تاویله الا اللّٰه ویقول الراسخون فی العلم امنا به ۔ یہ قرأت اس پر دال ہے کہ واؤ استیناف کیلئے ہے۔

(۲) ابن ابی داؤد نے مصاحف میں بطریق اعمش روایت کیا کہ حضرت ابن مسعودؓ کی روایت اس طرح ہے ۔ تاویله الا اللّٰه والراسخون فی العلم یقولون امنا به ۔ اس روایت سے بھی مسلک جمہور کی تائید ہوتی ہے ۔

(۳) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ ان القرآن لم ینزل لیکذب بعضه بعضاً فما عرفتم منه فاعملوا به وما تشابه فامنوا به ۔ قرآن کریم اس لئے نازل نہیں ہوا کہ اس کا بعض حصہ دوسرے بعض کی تکذیب و تردید کرے ۔ تمہیں اس سے جو معلوم ہو اس پر عمل کرو ۔ اور جو متشابہ ہو اس پر ایمان لاؤ اور اس کی حقیقت خدائے تعالےٰ کے سپرد کردو۔

(رواہ ابن مردویہ من حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ)

جمہور کے مسلک پر عقلی دلائل

وہ افعال جن کے ہم مکلف ہیں دو قسم پر ہیں

(۱) پہلی وہ قسم ہے جن کی حکمتوں اور مصلحتوں کو ہم اپنی عقول کے ذریعہ جانتے پہچانتے ہیں جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ ۔ نماز کی حقیقت اور حکمت کو جانتے ہیں کہ نماز تواضع محض اور غایۃ تذلل و تخشع سے عبارۃ ہے ۔ اس میں بندہ کبھی ہاتھ باندھے ۔ تمام دنیا سے کٹ کر خدا کے حضور انتہائی عاجزی و بیچارگی سے کھڑا ہوتا ہے ۔ اور کبھی حالت رکوع میں اس بات کا اعتراف و اقرار کرتا ہے کہ سر جھکانے کے لائق صرف حق تعالیٰ کی ذات بابرکات ہے اور کبھی سربسجود ہو کر اپنی ذلت و مسکنت، عاجزی و فروتنی، انکسار و عبدیت اور خداوند قدوس کی عظمت و ہیبت، سطوت و شوکت اور جلال و کمال کا اظہار کرتا ہے زکوٰۃ کا مقصد فقراء و مساکین، غرباء و یتامیٰ کے ساتھ ہمدردی اور شفقت کے جذبات کا ابھارنا اور ان کی ضروریات و حاجات کو پورا کرنا اور انہیں معاشی اور اقتصادی مشکلات سے نجات دلانا ہے

دوسری قسم وہ ہے جن کے مصالح اور حِکَم ہم سے مخفی اور پوشیدہ ہیں، پیہم جدوجہد، مسلسل تگ ودو اور متواتر کوشش و کاوش کے باوجود ان کی حکمتوں تک عقلِ انسانی کی رسائی ناممکن ہے۔

جیسے تعامل حج کہ ہم اپنی عقول و اذہان کے ذریعہ ان کی حکمتیں نہیں پہچان سکتے ۔ باوجود پورے تفحص اور تتبع کے ہم یہ نہیں معلوم کر سکتے کہ رمی جمرات سعی بین الصفا والمروۃ اور رمل و اضطباع میں کون کون سی مصلحتیں کارفرما اور مضمر ہیں، ان کی حکمتوں مصلحتوں اور اسرار سے صرف حق تعالیٰ ہی واقف ہیں ۔

اس کے بعد محققین اس پر متفق ہیں کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ مستحسن ہے کہ وہ اپنے بندوں کو نوعِ اول کا حکم دے، ایسے نوعِ انسانی کا حکم دینا بھی امرِ مستحسن ہے ۔ پھر یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ نوع اول کے احکام کی تعمیل کمالِ انقیاد پر دلالت نہیں کرتی، اس لئے کہ اس میں احتمال ہے کہ مامور نے ان میں عقلی لحاظ سے حسن معلوم کیا ہو اور اس حسنِ عقلی کی بناء پر ان احکام کی تعمیل کی ہو ۔ لیکن نوع ثانی کے احکام کی تعمیل کمال انقیاد اور نہایت تسلیم پر دال ہے ۔ اس لئے کہ اس نوع کے احکام میں حکم اور مصالح کی معرفت کی کوئی صورت بھی ممکن نہیں ۔ لہٰذا اس پر عمل کرنا محض جذباتِ انقیاد اور عواطفِ تسلیم کی بناء پر ہوگا اور جب افعال میں یہ صورت موجود ہے تو آخر

یہ کیوں جائز نہیں کہ اقوال میں بھی یہی صورت ہو کہ حق تعالیٰ و تقدس کے بعض اقوال تو ایسے ہوں کہ جن کی حقیقت اور مراد پر ہم واقف ہو سکیں۔ اور بعض ایسے ہوں کہ ان کے مصالح تک ہمارے طائر خیال کی پرواز نہ ہو اور اس سے مقصود ماموروں سے آمر کے لئے جذبۂ تسلیم و انقیاد کا اظہار ہو۔

مقطعات کی توجیہہ

متکلمین کے نزدیک

متکلمین کے نزدیک مقطعات کی مراد تو معلوم ہے لیکن ان کا باہم مقطعات کے معانی کی تعیین میں اختلاف ہے۔ اس بارے میں ہم ان کے چند اقوال ذیل میں درج کرتے ہیں۔

۱۔ پہلا قول یہ ہے کہ مقطعات قرآنیہ ان سورتوں کے نام ہیں جن کے شروع میں یہ لکھے ہوئے ہیں۔ اکثر متکلمین کا یہی مذہب ہے، خلیل اور سیبویہ کا مختار بھی یہی ہے۔ کہتے ہیں کہ قدیم عرب بھی بعض چیزوں کے حروف تہجی پر نام رکھا کرتے تھے۔

مثلاً انہوں نے حادثہ بن طائی کے والد کا نام "لام" رکھا اور نحاس کو "صاد" نقد کو "عین" بادل کو "غین" پہاڑ کو "قاف" اور مچھلی کو "نون" کے اسماء سے موسوم کیا۔ لہ

۲۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہ اللہ تبارک تعالیٰ کے اسماء ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ وہ "یا کھیعص" اور "یا حمعسق" کہا کرتے تھے ۲ے ان کو سورتوں کے آغاز میں تبرکاً ذکر کیا گیا ہے

۳۔ تیسرا قول یہ ہے کہ یہ اللہ تبارک تعالیٰ کے اسماء کے ابعاض اور اجزاء ہیں۔ مثلاً الرحیم اور "ن" اللہ تعالیٰ کے نام الرحمان کے اجزاء ہیں۔ ان تینوں سے لفظ الرحمان (جو باری تعالیٰ کا نام ہے) ترکیب پاتا ہے۔ سے

۴۔ یہ قرآن کریم کے اسماء ہیں، یہ قول سدی، کلبی اور قتادہ سے منقول ہے۔ سے

۵۔ ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے کسی ایک اسم پر اور اس کی صفات میں سے کسی ایک صفت پر دلالت کرتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی سے مروی ہے کہ "الم" میں الف سے اللہ تعالیٰ کے احد، اول، آخر ازلی اور ابدی ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ "لام" سے لطیف کی طرف اور میم سے ملک، مجید اور منان کی طرف اشارہ ہے کھیعص اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی مدح و ثنا ہے، کاف سے کافی کی طرف "ھا" سے ہادی کی طرف عین سے عالم کی جانب اور صاد سے صادق کی طرف اشارہ ہے۔

ابن جریرؒ نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کاف کو کبیر اور کریم پر ہا کو ہجیر پر اور عین کو عزیز اور عادل پر محمول کیا۔

ان دونوں تاویلوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی تاویل میں ان حروف میں سے ہر ایک کو اسم معین کے ساتھ خاص کیا گیا ہے، لیکن دوسری تاویل میں یہ تخصیص نہیں۔ ۵ے

۶۔ چھٹا قول یہ ہے کہ ان میں سے بعض اسماء ذات پر اور بعض صفات پر دلالت کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی نے فرمایا کہ "الم" سے انا اللہ اعلم "المص" سے انا اللہ افصل اور "الر" سے انا اللہ اری مراد ہے۔

یہ روایت بواسطہ حضرت سعید بن جبیر اور ابو صالح، حضرت ابن عباس رضی سے مروی ہے ۶ے

۷۔ ان میں سے ہر ایک صفات افعال پر دال ہے، الف سے آلاء اللہ لام سے لطف اللہ اور میم سے مجد اللہ مراد ہے ۷ے

۸۔ آٹھواں قول یہ ہے کہ ان میں سے بعض اللہ تعالیٰ کے اسماء پر دلالت کرتے ہیں۔ اور بعض غیر اللہ کے اسماء پر۔

ضحاک فرماتے ہیں کہ الف سے مراد اللہ تعالیٰ ہے لام سے جبرائیل علیہ السلام ہیں اور میم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

رپورٹنگ عبدالحمید۔ چترال

ضلع چترال میں سہ روزہ سیرت کانفرنس

جمعیت العلماء اسلام ضلع چترال کے زیر اہتمام سیرت کانفرنس کی پہلی نشست۔ مورخہ ۱۶ ر جون ۱۹۷۶ء کو ایک بجے بعد از نماز ظہر شروع ہوئی اور مقامی علماء کرام نے افتتاحی تقاریر کیں اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر روشنی ڈالی اور اس اجلاس کی صدارت مولانا فضل الرحمان صدر جمعیت علماء اسلام ضلع چترال نے کی اسی طرح یہ نشست بعد از نماز عشاء اختتام پذیر ہوئی دوسرے دن مورخہ ۱۷ ر جون کو مفکر اسلام مولانا مفتی محمود نے پورے ۸ ر بجے ایئر پورٹ پر اترنا تھا چنانچہ مفتی صاحب کے استقبال کیلئے دو ہزار سے زائد لوگ جیپوں کے جلوس میں بوقت ساڑھے سات بجے صبح چترال ایئر پورٹ روانہ ہوئے۔ ایئر پورٹ پہنچ کر استقبالیہ کمیٹی کے اراکین جو چترال کے علماء اور معززین پر مشتمل تھی لوگوں کو قطاروں میں کھڑا کر دیا۔ اور پورے آٹھ بجے صبح ہوائی جہاز چترال ایئر پورٹ اترا۔ چنانچہ حضرت مولانا مفتی محمود اور ان کے رفقاء مولانا محمد ایوب جان بنوری مولانا رحمت ھادی۔ مولانا عبد الباقی۔ مولانا مفتی نور اللہ صاحب قاری عبد الجبار ہوائی جہاز سے باہر تشریف لائے اور اراکین استقبالیہ کمیٹی نے آگے بڑھ کر معزز مہمانوں کا استقبال کیا اور معروف اشخاص اور جمعیت اور اتحاد کے عہدہ داروں سے تعارف کرایا۔ بعد ازاں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے تمام استقبال کرنے والوں سے جو کہ قطاروں میں کھڑے تھے ہاتھ ملایا۔ بعد ازاں مولانا موصوف جیپوں کے جلوس میں چترال روانہ ہوئے۔ جلوس نے بازار سے گزرنا تھا چنانچہ بازار میں جگہ جگہ دروازے لگائے گئے تھے اور بازار کے دوکاندار دکانوں سے باہر کھڑے ہو کر اپنے مہمانوں کا گرمجوشی سے استقبال کیا چنانچہ جلوس بازار کلاں چترال سے گزرتا ہوا چترال ریسٹ ہاؤس پہنچا اور یہاں آدھ گھنٹہ آرام کے بعد جلوس پھر شاہی جامع مسجد کی طرف روانہ ہوا جہاں سیرت کانفرنس کی دوسری نشست شروع ہونی تھی چنانچہ مفتی صاحب کو جلوس کی شکل میں شاہی جامع مسجد لایا گیا اور مسجد کے باہر استقبالیوں کا ہجوم تھا چنانچہ یہاں بھی جناب موصوف کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا گیا اور مفتی صاحب مدظلہ نعروں کی گونج میں جامع مسجد کے اندر داخل ہوئے جلسے باقاعدہ کاروائی۔ شروع ہوئی قاری عبد الجبار صاحب نے تلاوت کی جلسے کی صدارت الحاج محمد علی سنہ کی سٹیج۔ سیکرٹری کا کام مولوی عبد الحمید کے سپرد تھا اور سپاسنامہ انہوں نے پیش کرنا تھا چنانچہ سپاسنامہ پیش کیا گیا اس کے بعد مولانا مفتی محمود نے خطاب کیا۔ جو وقت کے تقاضے کے مناسب نہایت جامع مانع خطاب تھا جس کی وجہ سے عام لوگوں کے شکوک شبہات دور ہو گئے۔ چنانچہ قائد محترم نے تقریباً ایک گھنٹہ خطاب کیا قائد محترم کا خطاب ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوا اسی کانفرنس کے دوسرے دن کی پہلی نشست ختم ہوئی اور دوسری نشست بوقت پانچ بجے شام حضرت مولانا محمد ایوب جان بنوری مہتمم دار العلوم سرحد امیر جمعیت علماء اسلام صوبہ سرحد کی صدارت میں منعقد ہوئی قاری عبد الجبار صاحب نے تلاوت کی۔ بعد ازاں مولانا مفتی نور اللہ صاحب نے سیرت کے موضوع پر بصیرت افروز خطاب کیا اور پورے چھ بجے عصر کی نماز پڑھی گئی نماز کے بعد مولانا رحمت ھادی چیف خطیب صوبہ سرحد نے اپنے مخصوص انداز میں نہایت عام فہم دلنشین تقریر کی جس کو عوام نے بہت پسند کیا اور مورخہ ۱۸ جون کو صبح قائد محترم الحاج محمد علی کی دعوت پر چترال کے قریب گاؤں جغور تشریف لے گئے اور وہاں مختصر خطاب کیا بعد ازاں دس بجے قائد محترم واپس ریسٹ ہاؤس اپنی آرام گاہ پر تشریف لائے اور تقریباً گیارہ بجے قائد محترم نے چترال بار میں وکلاء سے خطاب کیا اور ساڑھے گیارہ بجے سیرت کانفرنس کی پہلی نشست ہوئی جس کی صدارت مولانا قاضی غلام نبی صاحب نے کی اور تلاوت کلام پاک طالب علم اسرار الدین نے کی اور نشست سے مولانا عبد الحمید صاحب قاضی مولانا محمد عمراد، مولانا عبد الباقی صاحب سابق وزیر اوقاف صوبہ سرحد نے خطاب کیا۔ اور سب سے آخر میں حضرت مولانا محمد ایوب جان بنوری نے خطاب کیا پہلی نشست یہاں پر ختم ہوئی اب دوسری آخری نشست پورے دو بجے شروع ہوئی جس کی صدارت قاضی محمد فاضل نے کی جلسہ مولوی بشیر عزیز کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ بعد ازاں عوام کے پر زور اصرار پر مولانا عبد الحمید المعروف بلبل چترال نے اپنے مخصوص۔ خوبصورت انداز میں دو ڈھائی گھنٹہ خطاب کیا چنانچہ بعد از نماز عصر ایک اور جلسہ منعقد ہونا تھا جس میں قائد محترم مفتی محمود صاحب نے خطاب کرنا تھا اور دار العلوم عربیہ چترال کے فارغ التحصیل کی دستار بندی بھی ہونی تھی چنانچہ قائد محترم نماز عصر سے کچھ دیر پہلے ریسٹ ہاؤس سے شاہی مسجد میں تشریف لائے نماز عصر کیلئے بیس منٹ باقی تھے اسی دوران مولانا رحمت ھادی صاحب نے مختصر خطاب کیا۔ عصر کی نماز کے بعد آخری جلسہ مولانا محمد ایوب جان بنوری کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ چنانچہ اس تقریب میں دار العلوم عربیہ چترال کے سترہ فضلاء کی دستار بندی کی گئی اور مولانا مفتی محمود صاحب اولی دوسرے علماء اولی اساتذہ کی معیت میں دستار بندی شروع ہوئی اور قائد محترم اپنے ہاتھ مبارک سے ہر فاضل کے سر پر پگڑی باندھتے تھے اور ایک

شہر شہر سے — ترتیب قمر ہاشمی

جمعیۃ ضلع لاہور کے حلقے وار انتخابات

جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاہور کے اجلاس منعقدہ ۱۰؍مئی ۱۹۹۲ء میں ضلع بھر کے مختلف حلقوں کے ابتدائی انتخابات کرانے کے لئے مولانا مقبول الرحمٰن قریشی، مولانا محمد حنیف عثمانی، مولانا سیف اللہ اکرم، مولانا اللہ داد صدیقی، محمد حنیف رحمانی اور حافظ انیس الرحمٰن پر مشتمل ایک انتخابی کمیٹی تشکیل دے کر مولانا عبدالرؤف فاروقی کو انتخابی کمیٹی کا چیئرمین بنایا گیا تھا۔ انتخابی کمیٹی نے ۱۷؍مئی سے ۸ رجب تک ضلع لاہور کے ۲۴ حلقوں کا دورہ کر کے انتخاب کرائے اور اپنی رپورٹ ضلعی عہدیداروں کے سامنے پیش کی۔ مختلف حلقوں کے عہدیداروں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نوٹ:- مختلف حلقوں کے امراء سے درخواست ہے کہ وہ سابقہ حلقہ نمبر منسوخ سمجھ کر اس تفصیل کے مطابق اپنے حلقے کا نمبر شمار کریں۔ (اراکین کمیٹی)

حلقہ نمبر ۱۔ شاہدرہ۔

امیر:- ۔۔۔۔۔ مولانا اللہ داد صدیقی
نائب امیر:- ۔۔۔ قاری نور محمد طارق
نائب امیر:- ۔۔۔ ستری سراج دین
ناظم عمومی:- ۔۔۔ مولانا محبوب الٰہی
ناظم:- ۔۔۔ قاری عبدالغفور رحمانی
ناظم:- ۔۔۔ قاری محمد اسلم عثمانی
ناظم اطلاعات ۔۔۔ مولانا غلام صدیق
معاون ناظم اطلاعات:- پیر فرید احمد
ناظم مالیات ۔۔۔۔ حاجی ابوبکر۔
سالار:- ۔۔۔ غلام مصطفےٰ

حلقہ نمبر ۲۔ کریم پارک قصور پورہ قلعہ لچھمن سنگھ

سرپرست:- ۔۔۔ حضرت مولانا محمد جمیل
امیر:- ۔۔۔ مولانا عبدالرؤف فاروقی
نائب امیر ۔۔۔ سید محمد ایوب شاہ
نائب امیر:- ۔۔۔ حافظ غلام مرتضےٰ
ناظم عمومی:- ۔۔۔ شیخ محمد رفیق
ناظم:- ۔۔۔ منظور الٰہی گوندل ایڈووکیٹ
ناظم:- ۔۔۔ محمد الطاف ربانی
ناظم اطلاعات:- ۔۔۔ قاری حسام الدین الوالہ
معاون ناظم اطلاعات ۔۔۔ محمد نسیم

ناظم مالیات:- ۔۔۔ حاجی ممتاز احمد
سالار:- ۔۔۔ چوہدری ظہور الدین

حلقہ نمبر ۳ کچی آبادی نزد بادامی باغ

سرپرست:- رانا محمد یعقوب
امیر:- ۔۔۔۔۔ رانا محمد امداد
نائب امیر:- ۔۔۔ محمد اعظم خان
نائب امیر:- ۔۔۔ خالد جاوید
ناظم عمومی:- ۔۔۔ غلام محمد
ناظم:- ۔۔۔۔ عشرت خان
ناظم:- ۔۔۔۔ محمد اسلم
خازن:- ۔۔۔ غلام رسول
ناظم اطلاعات:- ۔۔۔ رانا اصغر علی
سالار:- ۔۔۔ محمد عاشق
نائب سالار:- ۔۔۔ محمد رمضان

حلقہ نمبر ۴ فاروق گنج فیض باغ شاد باغ، وسن پورہ۔

امیر:- ۔۔۔ ڈاکٹر شمس الحق
نائب امیر:- ۔۔۔ مولانا محمد علی اکبر
نائب امیر:- ۔۔۔ قاری نذیر احمد
ناظم عمومی:- ۔۔۔ صوفی عبدالحمید
ناظم:- ۔۔۔۔ محمد افضل
ناظم:- ۔۔۔۔ حافظ ممتاز احمد
ناظم اطلاعات:- ۔۔۔ منظور علی
ناظم مالیات:- ۔۔۔ محمد اعظم
سالار:- ۔۔۔ محمد شفیق

حلقہ نمبر ۵ تیزاب احاطہ۔ باغبانپورہ۔ شالامار ٹاؤن۔ داروغہ والا۔ کمہار پورہ وغیرہ۔

امیر:- ۔۔۔ ڈاکٹر عبدالرشید
نائب امیر:- سید شبیر احسن شاہ
نائب امیر ۔۔۔ مولانا محمد اسحاق فاروقی
ناظم عمومی ۔۔ نذیر احمد سیال
ناظم:- ۔۔۔ قاری عبداللہ ثاقب
ناظم:- ۔۔۔ مولانا صالح محمد حضروی
ناظم اطلاعات:- ۔۔۔ مولانا سیف اللہ اکرم
نائب ناظم اطلاعات:- ۔۔۔ حافظ انیس الرحمٰن
ناظم مالیات:- ۔۔۔ شیخ محمد رفیق
سالار:- ۔۔۔ قاری عبدالرشید

۔۔۔

حلقہ نمبر ۲۲۔ تھانہ مناواں سرکل باٹاپور، رام پورہ جاگیر۔

سرپرست:۔۔ مولانا فیض الرحمٰن۔
امیر:۔۔۔۔۔ عبدالحکیم نمبردار
نائب امیر:۔۔۔ ٹیپو خان
نائب امیر:۔۔۔۔ مولوی بشیر احمد
ناظم عمومی:۔۔۔ سید جعفر علی رضوی
ناظم:۔۔۔۔ ماسٹر غلام سرور
ناظم:۔۔۔۔ رحمت خان
ناظم اطلاعات:۔۔ مولوی ظفر احمد
نائب ناظم اطلاعات:۔۔ نیک محمد
ناظم مالیات:۔۔ حاجی محمد یوسف
سالار:۔۔۔ سید آل نبی

حلقہ نمبر ۲۰ سنگھ پورہ مصطفےٰ آباد۔ میاں میر۔

سرپرست:۔۔۔ خواجہ محمد حمید
امیر:۔۔۔ مولانا محمد ابراہیم
نائب امیر:۔۔ شیخ محمد حسن
نائب امیر:۔۔۔ چوہدری محمد اسماعیل
ناظم عمومی:۔ حاجی منظور احمد مغل
ناظم:۔۔ مولوی توقیر احمد
ناظم:۔۔ قاری محمد دین
ناظم اطلاعات:۔۔ قاری غضنفر احسان
ناظم مالیات:۔۔۔ ایم آئی مغل
سالار:۔۔۔ مشتاق احمد
نائب سالار:۔۔۔ محمد سعید

حلقہ نمبر ۱۹ صدر بازار۔ آر۔ اے بازار چھاؤنی۔ نشاط کالونی وغیرہ

سرپرست:۔ مولانا حافظ منظور احمد
امیر:۔۔۔ منظور حسین
نائب امیر:۔۔ ڈاکٹر ولی اللہ
نائب امیر:۔۔ محمد یونس حداد
ناظم عمومی:۔۔ سید محبوب علی شاہ

ناظم:۔۔ مولانا عبدالرحمٰن جامی
ناظم:۔۔ مولانا محمود الحسن برنی
ناظم اطلاعات:۔ قاری حبیب الرحمٰن تونسوی
ناظم مالیات:۔ حافظ محمد ارشاد
سالار:۔۔ محمد طاہر
نائب سالار:۔۔ حافظ خالد محمود

حلقہ نمبر ۲۱ تھانہ برکی

سرپرست:۔ میاں جلال دین
امیر:۔۔۔ قاری محمد عثمان
نائب امیر:۔۔ عبدالجبار
نائب امیر:۔۔ چوہدری لتی خان
ناظم عمومی:۔۔ نور محمد
ناظم:۔۔۔ چوہدری بشیر احمد
نائب ناظم:۔۔ چوہدری اللہ دتہ
ناظم اطلاعات:۔۔ چراغ دین
ناظم مالیات:۔۔ محمد انور
سالار:۔۔۔ حاجی محمد امین
یہ انتخاب پرائمری حلقہ ہڈیارہ کا ہے

حلقہ نمبر ۱۸۔ قینچی۔ کاہنہ۔ ماڈل ٹاؤن۔ ٹاؤن شپ۔

امیر:۔۔ حاجی محمد رمضان گوجر
نائب امیر:۔ حافظ محمد اقبال
نائب امیر:۔ مولانا محمد جمیل الحسن
نائب امیر:۔۔ محمد رفیق
ناظم عمومی:۔ مولانا محمد حنیف عثمانی
ناظم:۔۔۔ محمد نذیر
ناظم:۔۔۔ مولانا قاسم علی
ناظم:۔۔۔ ظہور الدین
ناظم اطلاعات:۔ حاجی محمد شریف
ناظم مالیات:۔۔ چوہدری نذیر احمد
سالار:۔۔ عبدالعزیز خالد

حلقہ نمبر ۱۵ رحمان پورہ اچھرہ۔ شادمان کالونی

امیر:۔۔۔ مو[illegible]
نائب امیر:۔ حاجی محمد ابراہیم قصوری
نائب امیر:۔۔ مولانا گل محمد
ناظم عمومی:۔ قاری نذیر احمد
ناظم:۔۔۔ قاری عطاء الرحمٰن
ناظم:۔۔۔ محمد رفیق
ناظم اطلاعات:۔ قاری محمد اجمل
ناظم مالیات:۔ حاجی محمد حنیف
سالار:۔۔۔ خان زرین خان

حلقہ نمبر ۱۴ ملتان روڈ۔ سمن آباد نواں کوٹ، مہاجر آباد

امیر:۔۔۔ ملک شاہ محمد نمبردار
نائب امیر:۔ قاری عبدالقیوم نیازی
نائب امیر:۔ قاری عبدالقادر
ناظم عمومی:۔ جناب زاہد انصاری
ناظم:۔۔ قاری دلبند
ناظم:۔۔۔ مولانا محب النبی
ناظم اطلاعات:۔ جناب محمد صدیق کھوکھر
ناظم مالیات:۔ مولانا مخدوم منظور احمد
سالار:۔۔۔ جناب خادم حسین

حلقہ نمبر ۱۳ سعدی پارک مزنگ ٹمپل روڈ

سرپرست:۔۔ مولانا غلام مصطفےٰ
امیر:۔۔ جناب نوازش علی
نائب امیر:۔۔ محمد شہباز
ناظم عمومی:۔۔ مولوی محمد صدیق
نائب ناظم:۔۔ بابا محمد صدیق
ناظم اطلاعات:۔۔ محمد حفیظ
ناظم مالیات:۔۔ محمد شوکت
سالار:۔۔ محمد حنیف

حلقہ نمبر ۱۲ لنڈا بازار، نولکھا ریلوے اسٹیشن برانڈرتھ روڈ

سرپرست:۔۔ ملک محمد امین

امیر: - - - - معین الدین نظامی
نائب امیر: - - - غلام رسول سلیمی
نائب امیر: - - - - مولانا محمد اسماعیل
ناظم عمومی: - - - - شیخ عبدالرحمان
ناظم: - - - - مولانا غلام مصطفےٰ
ناظم: - - - - محمود الحسن بٹ
ناظم اطلاعات: - - - جناب قربان علی
ناظم مالیات: - - - پرویز توقیر
سالار: - - - - محمد ممتاز بٹ
نائب سالار: - - - زبیر عمر بٹ

حلقہ نمبر ۷ شیرانوالہ۔ رنگ محل اندرون موچی دروازہ

سرپرست: - - - مولانا حمید الرحمٰن
امیر: - - - حکیم فہیم بیگ
نائب امیر: - - - مستری نیاز محمد
نائب امیر: - - - حکیم محمد احمد
ناظم عمومی: - - - چوہدری محمد اشرف
ناظم: - - - جناب محمد اعجاز
ناظم: - - - - جناب منور حسین
ناظم اطلاعات: - - قاری عبدالکریم
ناظم مالیات: - - - حکیم عطاء محمد
سالار: - - - - جاوید اقبال
نائب سالار: - - - صوفی محمد امین

حلقہ نمبر ۱۷ گلبرگ

امیر: - - - حاجی عبداللطیف
نائب امیر: - - چوہدری محمد یوسف
ناظم عمومی: - - - خواجہ احمد نعیم
باقی عہدے امیر اور ناظم عمومی باہمی مشورے سے پورے کریں گے۔

پرائمری حلقہ۔ سرائے تالاب براستہ تانگا منڈی

امیر: - - - - حاجی جلال دین
ناظم عمومی: - - - حاجی خوشی محمد

باقی عہدے امیر اور ناظم عمومی باہمی مشورے سے پورے کریں گے۔

حلقہ نمبر ۹ نئی انارکلی۔ پرانی انارکلی، نیلا گنبد، اردو بازار

سرپرست اعلیٰ: - - مولانا غفران
سرپرست: - - جناب بدر الدین
امیر: - - - مولانا میاں عبدالرحمان
نائب امیر: - - - شیخ محمد شریف
نائب امیر: - - - حافظ گل حمید
ناظم عمومی: - - - ارشاد احمد انصاری
ناظم: - - - - شیخ محمد اقبال
ناظم: - - - - شیخ محمد فاضل
ناظم اطلاعات: - - قاری محمد احمد عزمی
ناظم مالیات: - - - شیخ عبدالوحید
سالار: - - - - جناب ریاض الحق

حلقہ نمبر ۱۰ سنت نگر، اسلام پورہ بلال گنج، موہنی روڈ

سرپرست: - - - میاں خادم حسین
امیر: - - - - حافظ ولی محمد
نائب امیر: - - - قاری عبدالسلام
نائب امیر: - - - محمد شفیع خان
خازن: - - - مولانا ریاض الحق
ناظم اطلاعات: - حافظ محمد شعیب
باقی عہدے امیر اور ناظم عمومی باہمی مشورے سے پورے کریں گے۔

حلقہ نمبر ۱۱ قلعہ گوجر سنگھ میکلوڈ روڈ

سرپرست: - - - مولانا محمد احمد خان
امیر: - - - - حکیم نور احمد
نائب امیر: - - - مولانا مرتضےٰ حسن
نائب امیر: - - - مولانا غلام حسین کشمیری
ناظم عمومی: - - ڈاکٹر عبدالرشید مخدومی
ناظم: - - - - مولانا عبدالرشید
ناظم: - - - - مولانا عبداللطیف
ناظم اطلاعات: - - حکیم محمد طیب لقمان
ناظم مالیات: - - - حاجی محمد منیر
سالار: - - - جناب محمود احمد

باقی انتخابات جاری ہیں

(۱) وارڈ جہانگیر پورہ: - صدر سالار گل محمد
نائب صدر نمبر ۱ - - - فضل حسین
نائب صدر نمبر ۲ - - حاجی عصمت اللہ
جنرل سیکرٹری: - عبدالجلیل اعوان
جوائنٹ سیکرٹری: - - شاہ نواز
خزانچی: - - - عبدالحمید
سیکرٹری نشر و اشاعت: - زیور خان
سالار: - - - - محب اللہ

(۲) وارڈ کاکنال آسیہ:
صدر: - - - - حاجی اسرار الدین
نائب صدر نمبر ۱: - - حاجی حضرت گل
نائب صدر نمبر ۲: - - - شیر یار
نائب صدر نمبر ۳: - - - بابر صاحب
جنرل سیکرٹری: - - - فقیر حسین
جائنٹ سیکرٹری: - - محمد خورشید
پریس سیکرٹری: - - مولانا عبدالغنی
خزانچی: - - - - حاجی محمد صادق
سالار اعلیٰ: - - سالار ابراہیم ارگر

(۳) افغان کالونی (گل بہار نمبر ۲)
امیر: - - - - مولانا عبدالرشید
نائب امیر: - - - مولانا علی حسین
نائب امیر دوئم: - - صوفی فقیر محمد
نائب امیر سوئم: - - قاری حفیظ الرحمان
جنرل سیکرٹری: - - مولانا گل رحمان
جوائنٹ سیکرٹری: - - مولانا مصباح اللہ
سیکرٹری نشر و اشاعت: قاری محمد صادق
خازن: - - - - محمد زرین
سالار اعلیٰ: - - - سالار محب اللہ
نصر اللہ خان اعوان۔

حیدر آباد:

جمعیۃ علماء اسلام حالی روڈ ذیل پارک امریکن کوارٹر اور گڈس ناکہ کا ایک مشاورتی اجلاس مولانا حسین منظر عابد کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کارکنوں عہدیداروں پر زور دیا کہ خدا کی رضا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل کرنے کا واحد طریقہ یہی ہے کہ مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کی فضا پیدا کی جائے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر عمل کیا جائے اجلاس میں کارکنوں کے اصرار اور رجحانات کے پیش نظر چار جگہوں پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد کرنے کا پروگرام طے ہوا۔ جس کے مطابق ۲۹ رجب بروز جمعہ جامع مسجد بدین حالی ۶ جولائی فرنٹیئر کالونی مسجد پیر صاحب ۱۳ جولائی جمعہ حیدر آباد گوٹھ عقب ذوبر یعلی انڈسٹریز ۲۰ جولائی مدینہ مسجد جمہوریہ کالونی میں بعد نماز عشاء جلسے منعقد کئے جائیں گے۔ اور ان جلسوں سے مولانا عبد المتین صاحب حافظ محمد طاہر مولانا حسین منظر عابد اور حاجی نور محمد یوسف زئی خطاب فرمائیں گے۔

حلقہ گاڑی کھاتہ

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ گاڑی کھاتہ کا ایک انتخابی اجلاس ریناہوٹل میں ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبد المتین صاحب نے کہا کہ جمعیت کا مقصد اسلام کے عادلانہ نظام کو نافذ کرنا ہے۔

حافظ محمد طاہر نے کہا کہ کارکنوں کو چاہئے کہ وہ ملک کی سلامتی اور تحفظ کے لئے کام کریں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنائیں اور لوگوں کو اس کی دعوت دیں بعد میں حلقہ کا انتخاب ہوا۔

حاجی عزیز الرحمٰن وحاجی لمیر خان صاحب سرپرست۔ صدر: مولانا حاجی شبیر علی صاحب نائب صدر اول۔ حاجی شیر محمد۔ نائب صدر ۲ بہیروں شاہ۔ ناظم اعلیٰ شہاب الدین صاحب ناظم دفتر ثانی: محمد بخش۔ ناظم دوم محمد فاروق ناظم اطلاعات: عبد التبید عرف چھوٹو۔ سالار: برکت علی۔

عہدیداروں سے مولانا عبد الملیو صاحب نے حلف لیا اور محمد بخش نے عہدیداروں اور کارکنوں کو استقبالیہ دیا۔

ماہنامہ صداء اسلام

کتاب وسنت کا ترجمان اور ملک کی دینی درسگاہ جامعہ اشرفیہ پشاور کا علمی ارگن ہے۔ جس کو عالم اسلام کے ممتاز علماء کرام اور مشاہیر امت کی سرپرستی کا فخر حاصل ہے

(+ صدائے اسلام کے ہر شمارہ میں +)

+ فقہی، علمی، دینی، اصلاحی تحقیقی مضامین دعوت اتحاد عالم اسلام اور اس کے حالات۔ + منکرین خاتم النبیین۔ منکرین حدیث۔ دہریت سرمایہ داری غرض کہ ہر باطل کا تعاقب × معیاری ادبیات پر مغز اداریہ × اصلاح معاشرہ غیر شرعی رسومات کے لئے علمی وتحقیقی مضامین۔

× پاکستان میں غیر اسلامی ازموں کی بیخ کنی اور اقدار اسلامی کو غالب لانے کی جدوجہد

× آئیے آپ بھی ہمارے ساتھ ہادی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے اس گلشن کی آبیاری میں شریک ہو کر ماجور عند اللہ ہوں

صدائے اسلام آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے حاصل کریں یا براہ راست دفتر سے طلب فرمائیں۔

سالانہ چندہ مبلغ پندرہ روپے۔

فی پرچہ ایک روپیہ پچاس پیسے)

مولانا محمد اشرف علی قریشی صدائے اسلام جامعہ اشرفیہ پشاور پاکستان۔

حضرت مولانا محمد اسحاق المدنی

کوئی پندرہ دن کے تبلیغی دورہ کے بعد حضرت مولانا محمد اسحاق جب ٹھوڑ کے مرکزی مقام پر پہنچے تو ان کا زبردست استقبال کیا گیا۔ افتتاحی تقریر کرتے ہوئے جمعیت علماء آزاد کشمیر کے نائب امیر مولانا عبد العزیز نے کہا کہ مولانا محمد اسحاق نے اپنی کم عمری میں جس محنت اور لگن سے تعلیم پائی اور شہرت حاصل کی اس پر پورے آزاد کشمیر اور پاکستان کے علماء کو فخر کرنا چاہئے مولانا عبد العزیز نے کہا مولانا محمد اسحاق نے اسلامی نظریاتی کونسل میں رہ کر اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں

اس کے بعد معزز مہمان مولانا محمد اسحاق تقریر کے لئے کھڑے ہوئے تو ہائی سکول کے طلبہ نے نعروں کی گونج میں مولانا کو خوش آمدید کہا مولانا اسحاق نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کسی کام کو کرنے کے لئے خواہ وہ تعلیمی ہو یا تعمیری تین چیزوں کو سامنے رکھنا ضروری ہے راہ میں مقصد کا تعین اور راستے پر چلنا، اور ہمت واستقامت اگر یہ تینوں چیزیں ملحوظ رکھ کر کسی کام پر قدم رکھا جائے تو انشاء اللہ قدم قدم پر کامیابی ہوگی۔

ان کے بعد مولانا عبد الخالق نے کہا کہ اب صدر جلسہ اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہیں تو سردار محمد یوسف ریاض ڈاکو پر تشریف لائے۔ سردار صاحب نے کہا کہ علماء کرام کی قربانیاں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں اور علماء کرام کو اپنا استاد کو اپنے اندر پاکر مسرت محسوس کرتے ہیں۔ آخر میں حضرت مولانا عبد العزیز نے جلسہ کو دعا کے ساتھ برخاست کیا۔

مولانا نور الھدیٰ امیر جمعیت کو مبارک باد

جمعیۃ علماء اسلام کراچی شہر کے راہنما امیر زادہ خان سواتی نے ایک بیان میں مولانا نور الہدیٰ اور مولانا عبد الرزاق عزیز کو دلی مبارکباد پیش کی ہے جو کہ

گذشتہ دنوں کراچی ڈویژن کے علی الترتیب امیر اور جنرل سیکرٹری منتخب کئے گئے ہیں بیان میں کہا گیا ہے کہ اہل کراچی کو ان ہر دو حضرات اور ان کی کمیٹی کی کامیابی سے خوشی ہوئی ہے اور ہم ہر قسم کے تعاون کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

اسماعیل کالونی سرکی روڈ کوئٹہ

جمعیتہ علماء اسلام اسماعیل کالونی سرکی روڈ کوئٹہ کی مجلس عمومی کا ایک اجلاس زیر نگرانی مقامی نگران مولوی حسین احمد منعقد ہوا۔ جس میں کثرت رائے سے مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل آیا۔

۱۔ سرپرست :۔ مولوی حسین احمد شرودی

۲۔ صدر :۔ ۔ ڈاکٹر عبدالوہاب ہٹری

۳۔ نائب صدر :۔ ۔ ۔ ۔ ۔ محمد رفیق

۴۔ جنرل سیکرٹری :۔ مولوی عبداللہ شاہ

۵۔ جوائنٹ سیکرٹری :۔ قاری خلیل احمد

۶۔ سیکرٹری اطلاعات و نشریات ۔ مولوی کلیم اللہ قریشی۔

۷۔ خازن :۔ ۔ عبدالقادر دوکاندار

جمعیتہ علماء اسلام میں شمولیت

ظاہر پیر کے سیکڑوں افراد نے جمعیتہ میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ علاقہ کے بااثر لوگوں میں یاری خان پٹھان، صوبے خان رند بلوچ، اسحاق احمد صاحب گھلجہ کے نام قابل ذکر ہیں ان حضرات نے جمعیتہ کے اکابرین پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا حضرت مولانا ریاض احمد صاحب دین پوری نے شامل ہونے والوں کا خیر مقدم کیا جمعیتہ علماء اسلام کے دفتر کے افتتاحی اجلاس میں انہوں نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیتہ کے دروازے ہر مسلمان کے لئے کھلے ہیں، جو شخص خلوص دل و نیت سے اسمیں شامل ہونا چاہے ہم اس کا خیر مقدم کریں

گے حضرت دین پوری نے کارکنوں سے اکابرین دیوبند کی قربانیوں اور عشق رسول ؐ کے بارے میں مفصل وعظ فرمایا۔ لوگوں کے دلوں سے غلط فہمیاں دور ہو گئیں تو ایک دوسرے سے چہ مگوئیاں ہونے لگیں کہ دوسرے لوگ تو ہمیں غلط راستے پر لگائے ہوئے تھے۔ اور ہمیں غلط افواہیں پھیلا کر صحیح راستہ سے ہٹا دیا تھا اجلاس کے آخر میں حضرت دین پوری نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ حضور صلعم کے طفیل ہم مسلمانوں پر رحمت فرما دیں۔ اجلاس میں حاجی عبدالعزیز صاحب کو صدر انجمن تاجران منتخب کیا گیا جب کہ جمعیتہ حلقہ شرقی کے ناظم پہلے منتخب ہو چکے ہیں اور جنرل سیکرٹری محمد اسحاق صاحب منتخب ہوئے۔

ضروری اعلان

شعبۂ محنت و زراعت کے زیر اہتمام ہونے والی کسان کانفرنس کبیر والہ مورخہ ۲۰ ؍ ۲۱ ؍ جولائی سخت گرمی کی وجہ سے ستمبر ۷۹ء تک ملتوی کر دی گئی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ کانفرنس کی تیاری کے لئے سرگرم رہیں کانفرنس سے متعلقہ تمام امور کیلئے عطاء اللہ ناک انچارج شعبۂ زراعت و محنت صوبہ پنجاب ۔ ملتان ۔ دفتر جمعیت علماء اسلام لوہاری گیٹ ملتان سے رابطہ رکھیں

احمد پور شرقیہ

جمعیتہ علماء اسلام تحصیل احمد پور شرقیہ کے انتخابات مورخہ ۱ ؍ جولائی ۷۹ء بروز اتوار کو جمعیتہ علماء اسلام تحصیل احمد پور شرقیہ کا انتخابی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں درج ذیل عہدیداروں کا انتخاب میں لایا گیا۔

۱۔ حضرت مولانا پیر محمد علی شاہ صاحب۔ آف بیلی راجن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۲۔ نائب امیر :۔ مولانا حافظ نور محمد صاحب بہاد لپور گھلواں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۳۔ نائب امیر :۔ حضرت مولانا عبدالواحد صاحب بہادلپور گھلواں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۴۔ ناظم اعلیٰ :۔ جناب محمود اکبر شاہ صاحب آف جنی گوٹھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۵۔ ناظم :۔ مولانا غلام مصطفےٰ اسماعیل پور

۶۔ ناظم نشر و اشاعت :۔ مولانا محمد احمد محمودی احمد پور شرقیہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۷۔ خزانچی :۔ مولانا محمد اسماعیل اُچ شریف

۸۔ سالار :۔ مولانا نذیر احمد ۔ نوناری

باقی تمام انتخابات

پر مرتکز ہونے چاہئیں اور وہ ہے پُر امن فضا میں عام انتخابات مقررہ تاریخ پر منعقد کرانے کا عمل اس کے علاوہ کوئی دوسری بات ارباب اقتدار کی توجہ کا مرکز نہیں بننی چاہیئے سوائے روزمرہ کے انتظامی امور کے۔

پھر اب کیوں ہے کہ ہم ایک زندہ قوم کی طرح اپنی ترجیحات متعین نہیں کر سکتے کون نہیں جانتا کہ اس تمام سیاسی، سماجی معاشی اور انتظامی بحران کا حل یہ ہے کہ غیر جانبدارانہ انتخابات کے ذریعے پر امن انتقال اقتدار کیا جائے ایک سیاسی اسلامی حکومت قائم ہو جو عوامی تائید سے ملک کے لئے صحت مند اور طویل المیعاد منصوبہ بندی کر سکے جو ملک کو ایک مستحکم نظام اسلام دے سکے جو بین الاقوامی معاہدے کرنے کی پوزیشن میں ہو شہری حقوق کا تحفظ ہو۔ نظام مصطفےٰ مکمل طور پر نفاذ ہو اور بین الاقوامی سطح پر ہمارا امیج بلند ہو اور سیاسی عمل سیاسی انداز میں سیاسی اداروں کے ذریعہ آگے بڑھے اور فوج اپنے مقدس متن یعنی سرحدوں کی حفاظت کا کام مکمل اطمینان سے کر سکے۔

قومی ترجیحات کے مطابق سب سے بڑا مسئلہ عام انتخابات ہیں ملک کے مخصوص حالات کے پیش نظر بلدیاتی انتخابات پر زور دینے اور عام انتخابات سے پہلے منعقد کرانے سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہو سکتا

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

طلبا کی سرگرمیاں

رپورٹنگ ۔ محمد ادریس

کوئٹہ کنونشن کو کامیاب بنانا ہر کارکن کی ذمہ داری ہے

جاوید ابراہیم پراچہ

جماعتی ہدایات اور پروگرام کے مطابق کنونشن میں شریک ہوں

میاں محمد اجمل قادری

صوبہ بلوچستان کے صدر متوجہ ہوں

جمعیت طلبا اسلام صوبہ سرحد اور بلوچستان کے صدر صاحبان نے معاونت فارم اُن کی رقوم اور مرکزی مجلسِ عمومی کی فہرست جو دستور کے مطابق ہو ۔ ابھی تک ارسال نہیں کی۔ لہٰذا فوری طور پر مطلوبہ چیزیں مرکزی دفتر کے پتہ پر ارسال کر دیں۔ ۲۱، ۲۲، ۲۳ جولائی کو مرکزی مجلس عمومی کا اہم اجلاس دستوری ترامیم اور جماعتی پالیسی طے کرنے کے لئے منعقد ہوگا۔ صرف دستوری اراکین ہی شرکت کر سکیں گے۔

۔ منجانب ۔ جاوید ابراہیم پراچہ ۔

جمعیت طلبا اسلام پاکستان کے مرکزی صدر جناب جاوید ابراہیم پراچہ نے طلبا پر زور دیا ہے۔ کہ وہ کوئٹہ میں ہونے والے کنونشن کو ہر طرح کامیاب بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ کوئٹہ کنونشن بلوچستان میں اسلامی انقلاب کے لئے جدوجہد کرنے والی قوتوں کے اتحاد کا بھرپور مظاہرہ ہوگا۔ اور اس کنونشن سے مثبت نتائج برآمد ہونگے۔

علاوہ ازیں جمیعتہ طلبا اسلام پاکستان کی مرکزی شوریٰ کے رکن میاں محمد اجمل قادری نے جمیعتہ طلبا اسلام کے کارکنوں کے نام ایک پیغام میں کہا ہے۔ کہ کوئٹہ کنونشن میں جماعتی ہدایات اور پروگرام کے مطابق شریک ہوں۔ کیونکہ جماعتی فیصلوں کی پابندی، تنظیمی اصولوں پر عمل اور جماعتی پروگراموں کی کامیابی کے لئے بھرپور جدوجہد ہی شاندار مستقبل کی ضمانت ہے۔

لاہور میں جمعیت طلبا اسلام کے احباب سے گفتگو کرتے ہوئے مرکزی ناظم عمومی جناب ندیم اقبال اعوان نے امید ظاہر کی۔ جمیعتہ طلبا اسلام کے جیالے کوئٹہ کنونشن کو بھرپور طریقے سے کامیاب بنائیں گے۔ اور دیگر اجلاسوں میں بھرپور دلچسپی لے کر انقلابی فیصلے کر کے ایک مثال قائم کریں گے۔ انہوں نے کہا مجھے ساتھیوں سے توقع ہے۔ کہ ملک کے کونے کونے سے شریک ہو کر کنونشن کو مثالی بنائیں گے۔

ضروری اور اہم

جمعیت طلبا اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم عمومی نے تمام ضلعوں اور شاخوں کو تاکید کی ہے کہ وہ اپنے آپ کو جماعتی فیصلوں کا پابند بنائیں۔ انہوں نے اس بات پر سخت ناگواری کا اظہار کیا ہے۔ کہ بعض حضرات جماعتی شوریٰ کے فیصلے کے خلاف مرکز کے مشورہ کے بغیر جلسوں کا انعقاد کر دیتے ہیں۔ انہوں نے اس پر بھی حیرت کا اظہار کر دیا ہے۔ کہ مرکزی مجلس عمومی اور شوریٰ بعض اراکین نے دستوری چندہ ادا کرنے میں نہایت سستی سے کام لیا ہے۔ حالانکہ تمام اراکین کو منی آرڈر فارم ارسال کر دیئے گئے تھے۔ انہوں نے ہدایت کی ہے کہ جن حضرات نے چندہ ادا نہیں کیا وہ فوری طور پر ارسال کریں۔

کوئٹہ کنونشن کے سلسلے میں انہوں نے کوئٹہ جانے والے تمام طلبا کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ ۱۷ جولائی کو کوئٹہ ایکسپریس سے سوار ہوں۔ کیونکہ مرکزی اور صوبائی قائدین اسی ٹرین میں سفر کر رہے ہوں گے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہر اسٹیشن پر جمعیت طلبا اسلام کے کارکن اس کاروان حق کا زبردست استقبال کریں۔ اور پُرخلوص جذبوں کے ساتھ اس کاروانِ عزم و ہمت کو روانہ کریں۔ اپنے بینر اور جھنڈے ہمراہ لائیں۔

جمیعۃ طلباء اسلام صوبہ بلوچستان کے زیر اہتمام

عظیم الشان

کنونشن

بتاریخ ۱۹، ۲۰ جولائی — بمقام کوئٹہ

زیر سرپرستی :۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہٗ صاحب

مدعوین :۔

- قائد قومی اتحاد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب
- خطیب اسلام مولانا محمد اجمل خاں صاحب
- مجاہد ختم نبوت مولانا زاہد الراشدی صاحب
- جناب میاں محمد عارف صاحب ایڈووکیٹ
- جناب جاوید ابراہیم پراچہ صدر جمیعۃ طلباء اسلام پاکستان
- جناب ندیم اقبال اعوان ناظم عمومی جمیعۃ طلباء اسلام پاکستان

شعبۂ نشر و اشاعت :۔ جمیعۃ طلباء اسلام پاکستان